خصوصی نمبر مسجد فتح عظیم جزو اول

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 11؍ نومبر 2022ء | 15؍ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 11؍ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 246

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے۔ تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جن کو میں صحیح راستہ کی ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو۔ میں تم کو رزق دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی میں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں۔ پس مجھ سے ہی بخشش مانگو۔ میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرو اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش کرو…

(بخاری کتاب التوحید والرد علی الجھمیۃ و غیرھم باب قول اللّٰہ وجوہ لیومئذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 38)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

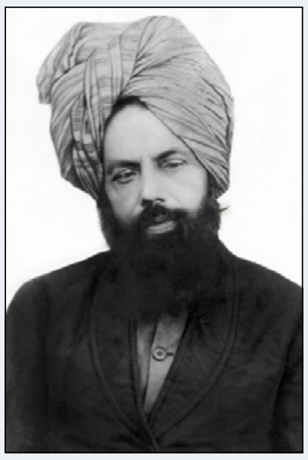

فتح عظیم

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مر گیا

واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اُس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سیّد النبییّن و اصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام الطیبین جناب تقدّس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔غرض بُغض دینِ متین کی وجہ سے اُس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحید اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا اور حضرت عیسیٰ کو خدا جانتا تھا اور تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اتنا جوش رکھتا تھا کہ میں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا چنانچہ اس کے اخبار لیوز آف ہیلنگ مؤرخہ 19؍دسمبر 1903ء اور 14؍فروری 1907ء میں یہ فقرے ہیں۔

’’میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! اسلام کو ہلاک کر دے۔‘‘

اور پھر اپنے پرچہ اخبار 12؍دسمبر 1903ء میں اپنے تئیں سچا رسول اور سچا نبی قرار دے کر کہتا ہے کہ ’’اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر رُوئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خدا کا نبی ہو۔‘‘ علاوہ اس کے وہ سخت مشرک تھا اور کہتا تھا کہ مجھ کو الہام ہو چکا ہے کہ پچیس 25برس تک یسوع مسیح آسمان سے اُتر آئے گا اور حضرت عیسیٰ کو درحقیقت خدا جانتا تھا اور ساتھ اس کے میرے دل کو دُکھ دینے والی ایک یہ بات تھی جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کہ وہ نہایت درجہ پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور میں اس کا پرچہ اخبار لیوز آف ہیلنگ لیتا تھا اور اُس کی بدزبانی پر ہمیشہ مجھے اطلاع ملتی تھی۔ جب اُس کی شوخی انتہا تک پہنچ گئی تو میں نے انگریزی میں ایک چٹھی اُس کی طرف روانہ کی اور مباہلہ کے لئے اُس سے درخواست کی تا خدا تعالیٰ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اُس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ یہ درخواست دو مرتبہ یعنی 1902ء اور پھر 1903ء میں اُس کی طرف بھیجی گئی تھی اور امریکہ کے چند نامی اخباروں میں بھی شائع کی گئی تھی…

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 504-505)

ارشاد باری تعالیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾

(الفاتحہ: 2-5)

ترجمہ: تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعویدار اور دشمن اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی آپؑ (حضرت مسیح موعودؑ) نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام۔ ایک ارب پتی اور دنیاوی جاہ و حشمت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کر دیا، ختم کر دیا اور پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان پیدا کر دیے۔ لیکن کیا یہاں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے؟ کیا یہی کافی ہے کہ امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہم نے مسجد بنالی اور جماعت کو ترقی مل گئی؟ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو میدانِ عمل بنایا ہے۔

ہم نے تو چھوٹے شہر، بڑے شہر اور ملکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے۔ ہم اگر اپنے وسائل دیکھیں تو یہ بڑا وسیع کام نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سب کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے لیکن آپؑ نے فرمایا یہ سب کام جو کیے جا رہے ہیں یہ تو ہماری معمولی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ اصل میں تو دعاؤں کی ضرورت ہے، دعاؤں سے یہ کام ہونے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 30؍ستمبر 2022ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- اسے محبت ہے روشنی سے (منظوم)
- Historic Past and Dynamic Future
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- اسلام کی فتح عظیم
- مسجد فتح عظیم۔ زائن، صیہون کا تعارف
- نمائش فتح عظیم
- یادوں کی جاگیر
- مسجد فتح عظیم اور حضور انور کے دیدار کے بعد تاثرات

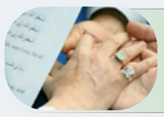

دربارِ خلافت

آج فانی فی اللہ کے غلام صادق کی دعائیں ہی پوری دنیا کو آنحضرتؐ کے قدموں کے نیچے لائیں گی

چند سالوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے جو فتح دی اس جیسی فتح عظیم نہ تاریخ نے دیکھی نہ سنی کہ جان کے دشمن نہ صرف مسلمان ہو گئے بلکہ آپؐ کے عاشق بن گئے، اپنی جانیں آپ پر نچھاور کرنے کی عملی تصویر بن گئے۔ دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کوئی دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچ سکتا اور جن کی قسمت میں ذلت و رسوائی لکھی تھی، انہیں اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جو یہ انقلاب لائیں۔(ماخوذ از برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)پس آج بھی فانی فی اللہ کے غلامِ صادق کی دعائیں ہی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اپنی دعاؤں اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔

آج ہم اس مسجد میں بیٹھے ہیں، اس کا افتتاح کر رہے ہیں، اس کا نام بھی ''فتحِ عظیم'' مسجد رکھا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیش گوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی اور آپؑ نے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں فتح عظیم ہو گی عنقریب ظاہر ہو گا۔(ماخوذ از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 511 حاشیہ)اور دنیا نے دیکھا کہ پندرہ بیس دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور بڑی ذلت سے ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا سلوک کیا وہ ایک علیحدہ تفصیل ہے۔ بہرحال اس کی ہلاکت کے نشان کو اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آپؑ نے فتح عظیم قرار دیا اور آج اس کا اگلا قدم ہے جو اس شہر میں ہم مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپؑ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ایک سو پندرہ بیس سال پہلے اس وقت کے اخباروں نے جو دنیاوی اخبار ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو اپنے اخباروں میں جگہ دی اور پھر اس کی ہلاکت کی بھی خبر دی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا نشان تھا جسے دنیا نے مانا۔ ایک اخبار کے کچھ حصہ کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں، زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ 23/جون 1907ء کے The Sunday Herald Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا۔ پھر آپؑ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا۔ پھر ڈوئی کے حوالے سے لکھا۔ اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے، اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔

عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرت ناک انجام کی خبر دی اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ اگست کے تیئس دن گزر رہے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد نے الیگزینڈر ڈوئی جو ایلیا ثانی کہلاتا تھا، اس کی موت کی خبر دی جو گزشتہ مارچ میں پوری ہو گئی۔ پھر کہتا ہے کہ یہ انڈین آدمی دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے۔ امریکہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر 1903ء میں ہوا جب ایلیا سوم کے ساتھ اس کا تنازعہ منظرِ عام پر آیا۔ ڈوئی کی وفات کے بعد سے انڈین نبی نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے کیونکہ اس نے ڈوئی کی وفات کا بتایا تھا کہ اس کی یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس کی وفات ہو جائے گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس نے لکھا ہے کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابل پر کھڑا ہو گا، تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

(خطبہ جمعہ 30/ستمبر 2022ء مطبوعہ الفضل آن لائن مؤرخہ 24/اکتوبر 2022ء)

دعا کا تحفہ

روزمرہ کی متفرق دعائیں

• اچھی خواب پر اَلحَمدُ لِلّٰہِ (تمام تعریف اللہ کیلئے ہے) کہا جائے اور حرج نہیں کہ لوگوں کو سنائے اور بری خواب پر اَعُوذُ بِاللّٰہِ پڑھے اور اُسے بیان نہ کرے۔

(ترمذی کتاب الدعاء)

• چھینک آئے تو انسان خود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے سننے والا یَرحَمُكَ اللّٰہُ کہے۔یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے جس پر چھینکنے والا یَھدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ کی دُعا دے۔یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال بہتر کر دے۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 84)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

اسے محبت ہے روشنی سے

کلید شہروں کی پا رہا ہے
وہ اور بھی جھکتا جا رہا ہے

وہ بانجھ کھیتوں میں امن بو کر
کمال فصلیں اُگا رہا ہے

اسے محبت ہے روشنی سے
دیا ہَوا سے بچا رہا ہے

پیام دے کے محبتوں کا
سکوں کی جانب بلا رہا ہے

کلی کلی مسکرا رہی ہے
بہار بن کر وہ چھا رہا ہے

عطا ہوئی ہے خدا کی نصرت
سے کا پنچھی یہ گا رہا ہے

ہوائیں رحمت کی چل رہی ہیں
چمن چمن لہلہا رہا ہے

تھا دینِ اسلام کا جو دشمن
نشانِ عبرت بنا رہا ہے

نشان تک بھی نہیں ہے باقی
یہ شہر زائن بتا رہا ہے

نہیں ہے منزلِ عشق آساں
یہ راستہ ہی بتا رہا ہے

ہر ایک پتھر جو راہ میں ہے
خدا خود اس کو ہٹا رہا ہے

ملی کلیدِ ظفر اسی کو
جو حق کا پرچم اڑا رہا ہے

طاہرہ زرتشت ناز۔ ناروے حال امریکہ

اداریہ

Historic Past and Dynamic Future

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ امریکہ کے تاریخ ساز اور بابرکت دورہ کے پہلے مرحلہ میں حضور نے زائن شہر کا دورہ فرمایا اور مسجد فتح عظیم میں افتتاحی خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے علاوہ مؤرخہ یکم اکتوبر 2022ء کو مسجد فتح عظیم کی ایک افتتاحی تقریب میں انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ اس اہم مبارک تقریب میں مختلف جماعتوں، مختلف ممالک کے نمائندگان اور عہدیداران کے علاوہ 161 غیر مسلم اور غیر از جماعت کے سرکردہ مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل بہت سے لوگوں نے استقبالیے پیش کیے۔ ان میں سے ایک زائن شہر کے میئر آنریبل بیلے میکینے (Billy Mckinney) تھے۔ آپ نے اپنے استقبالیہ میں کہا۔

’’یہاں زائن میں ہمارا ماٹو Historic past and dynamic future ہے۔ ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ میری خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کام کرے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ مسجد ایسی شاندار ایمان سے بھرپور کمیونٹی کے نمازیوں سے بھری ہوئی ہے، مجھے زائن شہر کے مستقبل کے لیے بھی امید دلاتی ہے اگر ہمیں ایک بہتر زائن، ایک بہتر شہر، ایک بہتر ریاست، ایک بہتر ملک اور ایک بہتر دنیا بنانی ہے تو ہمیں تمام نسلوں اور عقیدوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ جب میں اس پیغام کو دیکھتا ہوں جو احمدیہ مسلم کمیونٹی ہمارے شہر میں لے کر آئی ہے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ یہ مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جس کا نصب العین ’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘ ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتی ہے جنہوں نے عیسائیوں کے ساتھ عہد کیا تھا کہ ان کے پیروکار گرجا گھروں کی مرمت میں عیسائیوں کی مدد کریں گے اور گرجا گھروں کی ہر قسم کے خطرات سے حفاظت اور دفاع کے لئے اپنی جانیں بھی قربان کریں گے۔ بس آج جماعت احمدیہ مسلمہ اس شہر ’’زائن‘‘ میں اسی مسلک اور عقیدہ کا اظہار کر رہی ہے۔ اس جماعت نے اپنے خلیفہ کی بابرکت قیادت میں امن، انصاف، عالمی انسانی حقوق اور انسانیت کی خدمت کے پیغام کے ساتھ تمام مذاہب کے لوگوں تک رسائی حاصل کی ہے، لہٰذا احمدیہ مسلم کمیونٹی کی طرف سے اس شہر میں جو شاندار خدمات انجام دی گئیں ہیں اور اس شہر کی ترقی اور اس کے لوگوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے کے لئے جو کام کیے گئے ہیں ان پر میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ہم اس شہر کی کلید عزت مآب خلیفہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔‘‘

اس ایڈریس کے بعد موصوف نے حضور انور کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کی۔

(رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر مؤرخہ یکم اکتوبر 2022ء)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آخری حصہ میں شہر کی چابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’مجھے یقین ہے کہ اب یہ چابی محفوظ ہاتھوں میں ہے۔‘‘

(رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر مؤرخہ یکم اکتوبر 2022ء)

آج مجھے نہایت اختصار کے ساتھ زائن شہر کے ماٹو

Historic past and dynamic future

پر قلم آزمائی کرنا ہے۔ جس کا بامحاورہ ترجمہ یوں گا۔ یادگار ماضی اور سرگرم مستقبل۔

اس ماٹو کے دو حصے ہیں۔ ایک Historic Past اور دوسرا Dynamic Future ہے۔

HISTORIC PAST

ان دونوں کا تعلق جماعت احمدیہ کی روشن تاریخ اور روشن مستقبل سے ہے۔ جہاں تک اس ماٹو کے حصہ اول کا تعلق ہے زائن (Zion) شہر جس کو صیحون بھی کہا جاتا ہے امریکہ کی ریاست الینائے (Illinois) کا ایک چھوٹا سا شہر ہے جس کو ایک صدی قبل ایک معروف شخصیت ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی نے بسایا تھا۔ اس شہر کے گلی کوچوں و مقامات کے نام بائبل میں بیان معروف شخصیات کے نام سے رکھے گئے۔ خود ایلیاء نبی کا دعویٰ کیا اور مسیحؑ کے آنے کی نوید بھی سنائی۔ اپنے اردگرد اپنے ماننے والے اور جاننے والے اکٹھے کیے۔ زائن میں ایک چرچ بنایا۔ اس کی ایک لیس فیکٹری تھی۔ ہوٹل تھا۔ اپنا پریس تھا۔ Leaves of Healing کے نام سے اخبار نکالتا تھا۔ جب بام عروج پر شہرت پائی تو اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا اور بانیٔ اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برا بھلا کہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اسلام کے خلاف اس کی زہر فشانی کا علم ہوا تو آپؑ نے اسے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی شہرت خاک میں ملنے لگی۔ جس زبان سے ہزاروں مداحوں کو خطاب کیا کرتا تھا وہ گنگ ہوگئی۔ فالج کے ساتھ حسرت سے مرا۔ اس کے عزیز و اقارب ساتھ چھوڑ گئے۔ آج مسجد فتح عظیم کے افتتاح پر جو رپورٹس ایم ٹی اے پر نشر ہو رہی ہیں اور مکرم عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر تحریر کر کے الفضل آن لائن میں بھجوا رہے ہیں ان کے مطابق شہر کی اکثریت ڈوئی کے نام سے ناواقف نظر آتی ہے۔ اس کا اپنا تعمیر کردہ چرچ عیسائیوں کے کسی اور فرقہ کے قبضہ میں ہے۔ ہوٹل نذر آتش کر دیا گیا تھا۔ اس کا آبائی گھر قریباً متروک ہے جہاں اس کی زیر استعمال اشیاء بطور نمائش کے موجود ہیں۔ گھوڑوں کا اصطبل نابود ہو چکا ہے۔ جبکہ اس شہر میں 1967ء میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ جلد ہی والیگن ایل اسٹیشن کے قریب ایک مکان خرید کر نمازیں باجماعت ادا کرنی شروع کیں۔ پھر مربی ہاؤس خریدا گیا اور اب 2022ء میں ایک خوبصورت مسجد شہر کے وسط میں بنا کر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ ڈوئی کا عبرت ناک انجام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بلند ہونے لگا۔ یہ تو وہ Historic Past ہے اس تاریخی شہر زائن کا۔ جس کے بانی نے کہا تھا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو مکھی مچھر تصور کرتا ہوں۔ میں ان سے بات نہیں کرسکتا۔ میں تو ان کو پاؤں تلے روند دوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے زائن کے ماضی کا ذکر اپنے تاریخی خطاب میں یوں فرمایا:

’’جہاں تک اس مسجد کا تعلق ہے تو آپ سوچتے ہوں گے کہ ہم نے زائن میں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ یقیناً اس کا بنیادی مقصد تو وہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ شہر کی تاریخ سے واقفیت رکھتے ہیں ان کو علم ہوگا کہ زائن شہر کی بنیاد ایک Evangelist عیسائی مسٹر الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی، جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعوی کیا تھا۔ مسٹر ڈوئی اسلام کی سخت مخالفت اور مسلمانوں سے نفرت کا اظہار کرتا تھا۔ یہ مخالفت بانیٔ جماعت احمدیہ کے علم میں آئی اور آپ علیہ السلام نے اس کو براہ راست جواب دیا۔

آپ میں سے بعض یہ سوال اٹھائیں گے کہ بانیٔ جماعت نے مسٹر ڈوئی کو مخاطب کرتے ہوئے سخت لہجہ کیوں اپنایا اور یہ کس طرح آپ کی پیار و محبت کی تعلیم سے مطابقت رکھتا ہے؟

دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پرامن تعلیمات اور ڈوئی کو جواب دینے میں باہمی کوئی تضاد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک موقع پر بھی فساد اور انتہا پسند ردعمل کی ہدایت نہیں کی۔ درحقیقت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسٹر ڈوئی کی اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کا علم ہوا تو آپ علیہ السلام

نے باہمی احترام ملحوظ رکھتے ہوئے اسے دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کرے اور مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرے۔ اس کے برخلاف مسٹر ڈوئی اسلام کے مقابل کھڑا ہوگیا اور کھل کر اسلام کے نابود کرنے کی خواہش کی۔ مثلاً لکھتا ہے کہ ''میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر دے۔''

پھر اپنی تحریرات میں مسٹر ڈوئی نے بڑے فخریہ انداز میں اس کو عیسائیت اور اسلام کے مابین عظیم جنگ قرار دیا۔ اس نے لکھا کہ اگر مسلمان عیسائیت قبول نہ کریں تو وہ ہلاکت و تباہی میں مبتلا ہوں گے۔

ان انتہائی بیانات اور ہرزہ سرائی کے جواب میں بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم افراد اس تکلیف سے بچ جائیں جس میں وہ مسٹر ڈوئی کی عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین مذہبی جنگوں کی خواہش پوری ہونے کے نتیجہ میں پڑ سکتے تھے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے مسٹر ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ہلاکت و تباہی کی دعا کرنے کی بجائے مسٹر ڈوئی یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ دوسرے کی زندگی میں مر جائے۔ یہ دراصل ایک ہمدردانہ فعل اور حالات کو بہتر کرنے کا ذریعہ تھا۔ بجائے اس کے کہ تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر زور دیا کہ آپ اور مسٹر ڈوئی دعا کا سہارا لیں اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔

اس چیلنج کے بعد مسٹر ڈوئی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف انتہائی نازیبا طریق اختیار کیا۔ چنانچہ رپورٹ ہوا ہے کہ مسٹر ڈوئی نے کہا کہ ''ہندوستان میں ایک محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے… تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔''

(رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر مورخہ یکم اکتوبر 2022ء)

DYNAMIC FUTURE

یہ تو اختصار سے Historic past لکھ دیا ہے۔ اب زائن شہر کے Dynamic future کو لیں تو میرے ذہن میں دو باتیں آرہی ہیں جن کو اس Topic کا عنوان بنایا جا سکتا ہے۔

1۔ GREAT IS MIRZA GHULAM AHMAD -THE MESSIAH

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطاب میں فرماتے ہیں:

''صحافی حضرات مسٹر ڈوئی کی طاقت اور اعلیٰ مقام کو بیان کرتے اور اس کا موازنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اس طرح کرتے کہ انڈیا کے ایک دور افتادہ گاؤں سے تعلق رکھنے والا شخص جس کی دولت اور دنیاوی رسوخ کا مسٹر ڈوئی سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔

پھر جسمانی طور پر بھی مسٹر ڈوئی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عمر میں چھوٹا اور صحت میں بہتر تھا۔ اس تمام ظاہری فرق کے باوجود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اپنا چیلنج واپس لینے کا نہیں سوچا اور اس حوالہ سے ذرا بھی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کیا اور تمام دنیا وی بے سروسامانی کے باوجود جلد ہی نتائج آپ علیہ السلام کے حق میں پلٹ گئے۔ پے در پے ایسے واقعات ہوئے کہ ڈوئی کی حمایت جاتی رہی اور اس کی دولت، جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں ختم ہوگئیں۔ بالآخر وہ اپنے انجام کو پہنچا۔ جس کو یو ایس میڈیا نے افسوسناک انجام قرار دیا۔ یقیناً اس وقت کا یو ایس میڈیا خراج تحسین کے لائق ہے جس نے ایمانداری سے اس کی رپورٹنگ کی۔ مثلاً ایک مشہور Boston Herald اخبار نے یہ سرخی دی کہ

''Great is Mirza Ghulam Ahmad – the Messiah ''

(رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر مورخہ یکم اکتوبر 2022ء)

THE SUNDAY HERALD—BOSTON, JUNE 23, 1907—MAGAZINE SECTION

Great Is Mirza Ghulam Ahmad The Messiah

FORETOLD PATHETIC END OF DOWIE AND NOW HE PREDICTS PLAGUE, FLOOD AND EARTHQUAKE.

MIRZA GHULAM AHMAD, THE PROMISED MESSIAH

2۔ Historic Past میں عیسائی کے علاوہ کسی دوسرے مذہب والے کو زائن میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی اور اب مستقبل میں احمدیت کے ذریعہ ساری دنیا بالخصوص امریکہ میں اسلام احمدیت کا پُر امن پیغام پہنچے گا۔ جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ اور افتتاحی تقریب کا خطاب کے ایم ٹی اے پر آنے سے ہو چکا ہے اور اب روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے ذریعہ زائن سے جاری پیغام کل عالم میں نشر ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معود کے پیروکار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم مسجد عظیم کا حقیقی مذہبی آزادی کے نشان کے طور پر افتتاح کر رہے ہیں۔ اس کے دروازے اس سنہرے پیغام کے ساتھ کھولے جا رہے ہیں کہ تمام افراد اور کمیونٹیز کے مذہبی حقوق اور پرامن عقائد کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا اور ان کا تحفظ کیا جائے گا۔ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا اولین مقصد ہے کہ بنی نوع انسان کو روحانی نجات کی راہ پر چلایا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام افراد رنگ و نسل کی تفریق سے قطع نظر آپس میں پیار اور ہم آہنگی اور حقیقی امن اور تحفظ سے رہیں۔

میری دلی خواہش ہے اور میں دعا کرتا ہوں یہ مسجد ان شاء اللہ امن، تحمل اور تمام بنی نوع انسان سے محبت کا منبع ہوگی۔ میری دعا ہے کہ یہاں عبادت کرنے والے تمام تر عاجزی کے ساتھ اپنے خالق کو پہچانیں، اسی کے آگے جھکیں اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ ہمارا یقین ہے کہ ہم اسی صورت کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ آج شام اس پروگرام میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر مورخہ یکم اکتوبر 2022ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ ستمبر 2022ء میں فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعودؑ کا مشن بہت وسیع ہے، یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح کا ذکر ہے، ہماری حقیقی خوشی تو اُس وقت ہوگی جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کے لئے اب ہمیں اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے، مسیح محمدیؐ کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا، پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی و روحانی حالت کو بہتر بنانا ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ زائن شہر کو اسلام احمدیت کے لیے Dynamic Future بنا دے۔ آمین

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

(ابو سعید)

خطبہ جمعہ

زائن شہر میں مسجد فتح عظیم کی عالی شان تعمیر کی تاریخ کا مختصر ایمان افروز تذکرہ

بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 30/ ستمبر 2022ء بمقام مسجد فتح عظیم، زائن امریکہ

آج آپ یہاں زائن (Zion) کی مسجد کے افتتاح کے لئے جمع ہیں

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ امریکہ کو توفیق دی کہ اس مسجد کی تعمیر کرے اور اس شہر میں کرے جو جماعت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دو دن پہلے ایک جرنلسٹ نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ مسجد یہاں کے لئے اتنی اہم کیوں ہے؟ مسجد تو ہمارے لئے ہر ایک اہم ہوتی ہے۔ میں نے اسے یہی کہا تھا۔ تمام مساجد ہی ہمارے لئے اہم ہیں۔ اس کا خیال تھا کہ صرف اس مسجد کے لئے خاص طور پر میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے کہا پہلے بھی میں مساجد کے افتتاح کے لئے جاتا رہتا تھا۔ تو بہرحال اس کو میں نے کہا کہ اس مسجد کی ایک اہمیت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مسجد اس شہر میں تعمیر ہوئی ہے جو ایک مخالفِ اسلام کا آباد کیا ہوا شہر ہے اور جن لوگوں کو تاریخ سے دلچسپی ہے وہ اس تاریخ کے جاننے کی کوشش کریں گے اور کیونکہ جماعت کے علاوہ تو کوئی اس شہر کی تاریخ کو نہیں جانتا، نہ ڈوئی کو جانتا ہے۔ اس تاریخ کے بتانے کے لئے ایک نمائش کا اہتمام بھی جماعت نے کیا ہوا ہے۔ جس سے اس تاریخ پر روشنی پڑتی ہے جو جماعت کے نزدیک اس شہر کی اہمیت ہے اور جن کو دلچسپی ہے وہ اس نمائش سے کچھ حد تک فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ شاید وہ کل اس بارے میں آرٹیکل بھی لکھے گی…

اس شہر میں جماعت کا قائم ہونا ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا بناتا ہے اور بنانا چاہیئے

اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہم اس شہر کے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ شروع میں کونسل نے مسجد کی تعمیر کی مخالفت کی تھی، بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ لوگ ہمارے حق میں کھڑے ہوئے اور کونسل کو مجبور کیا کہ وہ ہمیں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔

(سنن الترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث 1954)

پس اس ارشاد کے تحت ہمیں خدا تعالیٰ، اس عظیم خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے جس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کی توفیق دی۔ پس اس لحاظ سے ہم احمدیوں کے لئے ایک صرف خوشی کا دن نہیں ہے بلکہ انتہائی شکر گزاری کا دن بھی ہے۔ اس خدا کی شکر گزاری کا دن جس نے ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی سچائی کا بھی زندہ نشان دکھایا۔

جتنا ہم شکر گزار بنیں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے گا

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان ہم پر کھلتے جائیں گے۔ پس یہ ہماری شکر گزاری کی حالت ہے جو ہمیں ان نشانوں کی سچائی کا گواہ بنائے گی۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، جماعت کی ترقی کے بے شمار وعدے ہیں وہ آپ کو جماعت کی ترقیات دکھائے گا۔ دکھائے اور دکھا رہا ہے اور آئندہ دکھائے گا لیکن ہم ان ترقیات کے دیکھنے اور ان کا حصہ بننے کے حق دار تب ہوں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالانے والے ہوں گے اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ بے شمار وعدے ہیں جو ہم نے اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر

ہر وعدے کے پورا ہونے کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہ وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ نہیں تو اور کیا ہے کہ

آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعویدار اور دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی آپؑ نے فرمائی تھی

آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔ پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام۔ ایک ارب پتی اور دنیاوی جاہ وحشمت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کر دیا، ختم کر دیا اور پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان پیدا کر دیے۔ لیکن کیا یہاں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے؟ کیا یہی کافی ہے کہ امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہم نے مسجد بنا لی اور جماعت کو ترقی مل گئی؟ نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو میدانِ عمل بنایا ہے

ہم نے تو چھوٹے شہر، بڑے شہر اور ملکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے۔ ہم اگر اپنے وسائل دیکھیں تو یہ بڑا وسیع کام نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سب کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے لیکن آپؑ نے فرمایا یہ سب کام جو کیے جا رہے ہیں یہ تو ہماری معمولی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ اصل میں تو دعاؤں کی ضرورت ہے، دعاؤں سے یہ کام ہونے ہیں۔

اس اہم بات کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں

اور مساجد کی تعمیر بھی اس لئے ہوتی ہے کہ اس میں عبادت کے لئے لوگ جمع ہوں۔ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ جمعوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ دنیا کے لہو و لعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں مسلمانوں کی ایک مسجد بن گئی ہے، لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپؑ نے تو فرمایا ہے کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو، تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ مقبول دعاؤں کے لئے اپنی عبادتوں کو زندگیوں کا حصہ بنا لیں

اپنے بچوں کو بھی عبادت کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اس سے مزید فتوحات کی بھیک مانگیں۔ کتنے خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جن کو یہ سب کچھ حاصل ہو جائے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستا دیکھیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھیں گے۔

ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے

ان ترقی یافتہ ممالک میں آ کر دنیا میں نہ کھو جائیں۔ اب گزشتہ کچھ عرصہ سے نئے اسائلم سیکر بھی یہاں آئے ہیں پس دنیا میں نہ ڈوب جائیں۔ یہاں ہر تعمیر ہونے والی مسجد ایک نیا جوش اور ولولہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہمارے اندر پیدا کرنے والی ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وعدے پورے فرمانے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے عملوں کی وجہ سے ان کے پورا ہونے کا وقت دُور ہو جائے یا وہ کسی اَور کے ذریعہ سے، بعد میں آنے والے لوگوں کے ذریعہ سے پورے ہوں اور ہم محروم رہ جائیں…

آج ہم اس مسجد میں بیٹھے ہیں، اس کا افتتاح کر رہے ہیں، اس کا نام بھی ’’فتحِ عظیم‘‘ مسجد رکھا ہے

اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیش گوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی اور آپؑ نے فرمایا تھا کہ

یہ نشان جس میں فتح عظیم ہوگی عنقریب ظاہر ہوگا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 511 حاشیہ)

اور دنیا نے دیکھا کہ پندرہ بیس دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور بڑی ذلت سے ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا سلوک کیا وہ ایک علیحدہ تفصیل ہے۔ بہرحال اس کی ہلاکت کے نشان کو اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آپؑ نے فتح عظیم قرار دیا اور آج اس کا اگلا قدم ہے جو اس شہر میں ہم مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔

آپؑ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں

ایک سو پندرہ بیس سال پہلے اس وقت کے اخباروں نے جو دنیاوی اخبار ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو اپنے اخباروں میں جگہ دی اور پھر اس کی ہلاکت کی بھی خبر دی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا نشان تھا جسے دنیا نے مانا۔ ایک اخبار کے کچھ حصہ کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں، زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ 23/جون 1907ء کے The Sunday Herald Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا۔ پھر آپؑ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا۔ پھر ڈوئی کے حوالے سے لکھا۔ اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے، اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔ عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرت ناک انجام کی خبر دی...

یہ ایک اخبار کا نمونہ ہے جو میں نے پیش کیا ہے

یقیناً یہ فتح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر دلیل بھی تھی اور ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا آپ علیہ السلام کا مشن تو بہت وسیع ہے۔ یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح کا ذکر ہے۔ ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہوگی، جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کے لئے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔ مسیح محمدی کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا ہوگا۔ جیسا کہ میں نے کہا اصل فتح عظیم تو فتح مکہ تھی۔ کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کے کام کو روک دیا تھا؟ کیا اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش نہیں کی تھی؟ جنگوں سے علاقے فتح نہیں کیے تھے؟ ہاں جنگیں بھی ہوئیں لیکن اس لئے نہیں کہ دین پھیلے بلکہ دل جیتے تھے جس سے قربانی کرنے والے لوگ گروہ در گروہ اسلام میں شامل ہوتے چلے گئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے...

اس خوبصورت مسجد کی طرف لوگوں کی توجہ تبھی پیدا ہوگی

تبھی ہم اسلام کا پیغام حقیقی رنگ میں آگے پہنچا سکیں گے، تبھی ہم مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کر سکیں گے جب ہم اپنی کوششوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے نہ ہوں۔ پس ہر احمدی اس پر سوچے اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرے کہ اس کی عبادت کے حق ادا کرنے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔

آج اس مسجد کا افتتاح فتح عظیم تب بنے گا جب ہم اس حقیقت کو پہچان لیں

کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے

ورنہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں جو خوبصورت ہیں۔ بہت اعلیٰ ہیں لیکن وہاں آنے والے اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والے نہیں۔ عبادت صرف اتنی نہیں کہ جلدی جلدی پانچ نمازیں یا چند نمازیں ٹھونگے مار کر پڑھ لیں بلکہ عبادت یہ ہے کہ جو نماز کا حق ہے وہ ادا کیا جائے۔ اسے سنوار کر پڑھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تین چار مرتبہ، بار بار نماز پڑھنے کا اس لئے ارشاد فرمایا کہ آپؐ کے نزدیک وہ نماز کا حق ادا نہیں کر رہا تھا اور جس طرح سنوار کر نماز پڑھنی چاہئے اس طرح نہیں پڑھ رہا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءۃ للامام ... حدیث 757)

پس نمازوں کو بھی اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کریں تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہمیں ملتا ہے اور اسی طرح عبادتوں کی مقبولیت تب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے بندوں کا بھی حق ادا کیا جا رہا ہو۔ جو لوگوں کے حق مارنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی نمازیں ان کے لئے ہلاکت کا سامان ہیں وہ ان کے منہ پر ماری جائیں گی۔

ہمارا مقصد مسجدوں کو آباد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے آباد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ادا کرنا ہے اور ہونا چاہئے

جس شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج دیا تھا، وہ کیا چاہتا تھا؟ وہ دین کے نام پر دنیا میں اپنی حکومت چاہتا تھا۔ اس کے لئے اس نے مسیح علیہ السلام کا نام استعمال کیا۔ بڑے دعوے کیے کہ وہ مسیح محمدی کے ساتھ یہ کر دے گا وہ کر دے گا جیسا کہ میں نے ایک اخبار کے حوالے سے بیان کیا ہے اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دعا کا چیلنج دیا تو پھر اس کا انجام ظاہر ہو گیا۔ دنیا نے ہر طرح سے ڈوئی کی ذلت و رسوائی دیکھی۔ اتنا واضح نشان ظاہر ہوا کہ اخباروں نے بھی اعتراف کیا کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں تھا اور مرزا غلام احمد کو عظیم قرار دینے پر مجبور ہو گئے۔

کیا اس عظیم فتح کی خوشی میں ہم صرف ایک یادگار مسجد بنا دیں اور خوش ہو جائیں

جیسا کہ میں نے کہا ہے، ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے پھل کھائے اور کھا رہے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بھی انہی قدموں پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے راستے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج صرف ہلاک کرنے کے لئے نہیں دیا تھا بلکہ اسلام کی عظمت قائم کرنے کے لئے دیا تھا، دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے لئے دیا تھا۔ اس لئے دیا تھا کہ اب مسیح محمدی کی حکومت دنیا میں قائم ہونی ہے، جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرتے ہوئے خدائے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

آج یہ ہمارا کام ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں

کہ مسیح محمدی کے پیغام کو ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں یہ ہمارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت ان پر ثابت کریں اور یہ کام اس وقت ہوگا جب ہم اپنا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے۔ تقویٰ میں بڑھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں... جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 10 ایڈیشن 1984ء)

پس اپنی اندرونی صفائی بھی بہت ضروری ہے اور جب یہ اندرونی صفائی ہوگی تو تقویٰ پیدا ہوگا تو پھر دنیا دیکھے گی کہ نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور یہی وہ مقام ہے جہاں فتوحات کے مزید راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ ان شاء اللہ اور یہی وہ حالت ہے کہ فتح عظیم کی حقیقت کو بھی ہم دیکھیں گے۔

اے مسیح محمدیؑ کے غلامو! ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہئے

پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا۔ ہمارے بچوں کے لئے، ہماری نسلوں کے لئے بھی روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا اور ہونا چاہئے ورنہ ڈوئی کی ہلاکت سے یا اس شہر کے لوگوں کی ڈوئی کے نام سے عدم واقفیت سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ ہم نے ان کو متعارف کرا دیا یہ جانتے نہیں تھے۔ فائدہ تو تبھی ہے جب اس فتح عظیم کی پیش گوئی کے پورا ہونے سے ہمارے اندر بھی ایک انقلاب پیدا ہو، ایک انقلاب عظیم پیدا ہوا ہو اور ہمارے اہل وطن بھی اور دنیا بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر ڈال لے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی قائل ہو جائے اور اس کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بحوالہ الفضل آن لائن مؤرخہ 24/اکتوبر صفحہ 4-7)

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن جرمنی)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

اسلام کی فتح عظیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ میں ڈوئی کی ہلاکت

قسط اول

(قند مکرّر)

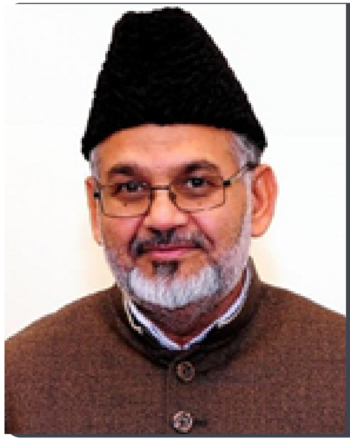

یہ مضمون مؤرخہ 9؍ مارچ 2022ء کو الیگزینڈر ڈوئی کی عبرت ناک وفات پر سو سال پورے ہونے پر الفضل آن لائن کی زینت بنا تھا۔ اس مضمون نے قارئین میں بہت پذیرائی پائی اور مقبول ترین کیٹگری میں جگہ حاصل کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران الفضل کے ایک محبّ نے اپنی سطح پر واٹس ایپ پر بھجوایا۔ جسے ادارہ نے اپنے پلیٹ فارم سے ساری دنیا میں شیئر کیا۔ اسے دوبارہ مسجد فتح عظیم نمبر کا حصہ بنایا جارہا ہے۔اس مضمون کو درج ذیل لنک پر دیکھا جاسکتا ہے:

https://www.alfazlonline.org/0955897/2022/03//

اس آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تا آپ پیاسی روحوں کے لئے آبِ بقا مہیا فرمائیں۔ اور جیسا کہ سنت اللہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی آئے گا اسکے ساتھ دنیا ٹھٹھا کرے گی اس کی مخالفت کرے گی۔ لیکن انجام کار خدائی وعدہ کے مطابق کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔ ترجمہ: خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہے ہیں۔ ان چند سطور میں خاکسار صداقت اسلام کو بیان کرنے کے لئے حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ایک نشان مباہلہ کا ذکر کرنے لگا ہے۔

یہ تو ظاہر ہی ہے جو بھی خدا کی طرف سے آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت دعا کا بھی نشان عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ آپ کی قبولیت دعا اور صداقت اسلام اور اسلام کی فتح عظیم کے لئے یہ حیرت انگیز واقعہ جو دنیا کی نگاہ میں بہت عجیب تھا رونما ہوا میری مراد اس سے ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کوحضور علیہ السلام کی دعوت مباہلہ اور اس کے نتیجہ میں ڈوئی کی ہلاکت کے نشان کا بیان ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی کون تھا؟

سب سے پہلے خاکسار ڈاکٹر ڈوئی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہے۔تاریخ احمدیت میں ڈاکٹر ڈوئی کے بارے میں لکھا ہے کہ:

سکاٹ لینڈ کا ایک شخص جان الیگزینڈر ڈوئی (1847۔1907) تھا جو بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ آسٹریلیا چلا گیا جہاں 1872ء کے قریب وہ ایک کامیاب مقرر اور پادری کی حیثیت سے پبلک کے سامنے آیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے یہ اعلان کیا کہ یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے بیماروں کو شفا دینے کی قوت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ طاقت اس زمانہ میں اسے بھی عطا کی گئی ہے۔ 1888ء میں وہ امریکہ کی نئی دنیا میں اپنے خیالات پھیلانے کے لئے سان فرانسسکو آ گیا۔ سان فرانسسکو کے قرب وجوار اور دوسری مغربی ریاستوں میں کامیاب جلسے کرنے کے بعد اس نے 1893ء میں شکاگو میں اپنی خاص سرگرمیاں شروع کر دیں ایک مکان کرایہ پر لیا جس کا نام ''زائن روم'' رکھا۔ ایک اور بلڈنگ میں ''زائن پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ ہاؤس'' کھولا۔ اور ایک اخبار ''لیوز آف ہیلنگ'' کے نام سے جاری کیا تھوڑے ہی عرصہ میں امریکہ کے طول وعرض میں اسے بڑی شہرت حاصل ہوئی اور اس کے ماننے والوں میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ ڈوئی نے یہ کامیابی دیکھ کر 22؍ فروری 1896ء کو ایک نئے فرقہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام ''کرسچن کیتھو لک چرچ'' رکھا۔ 1899ء یا 1900ء میں اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا اور اس فرقہ کو ''کرسچن کیتھو لک اپاسٹلک چرچ'' کا نام دے دیا۔

اپنی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے اس نے ایک صیحون نامی شہر کی بنیاد رکھی اور ظاہر کیا کہ مسیح اسی شہر میں نازل ہوگا۔ اس طریق سے اس کے مریدوں کی تعداد بھی بڑھ گئی اور مالی آمد میں یہاں تک اضافہ ہوا کہ سال کے شروع میں اسے دس لاکھ ڈالر اپنے مریدوں سے نئے سال کے تحفہ کے طور پر ملنے لگا اور وہ ملک میں شہزادوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگا۔ انہی ترقیات کو دیکھ کر اس نے اپنے اخبار ''لیوز آف ہیلنگ'' میں لکھا۔ ''اگر یہ ترقی اس طرح جاری رہی تو ہم بیں 20 سال کے عرصے میں ساری دنیا کو فتح کر لیں گے''

ڈاکٹر ڈوئی اسلام کا بدترین دشمن

ڈوئی کی باتیں اور تقاریر، اسلام دشمنی سے بھر پور تھیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ جھوٹا اور مفتری خیال کرتا تھا۔ بلکہ اپنی خباثت اور گندی گالیوں سے اپنی تقاریر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا تھا اور کہتا تھا کہ اسلام کو ضرور ہلاک ہونا چاہیئے۔

یہ باتیں وہ نہ صرف اپنی تقاریر میں بیان کرتا بلکہ اپنے اخبار میں بھی شائع کرتا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی میں نشان 196 کے تحت لکھا آپ فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے۔ (ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی)اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سیّد النبیین و

اصدق الصادقین وخیر المرسلین وامام الطّیّبین جناب تقدّس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔غرض بُغض دین متین کی وجہ سے اُس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحیدِ اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا جانتا تھا اور تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اتنا جوش رکھتا تھا کہ میں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا چنانچہ اس کے اخبار لیوز آف ہیلنگ مؤرخہ 19؍ دسمبر 1903ء اور 14؍ فروری 1907ء میں یہ فقرے ہیں۔''میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہوجاوے اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! اسلام کو ہلاک کر دے''

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اور پھر اپنے پرچہ اخبار 12؍ دسمبر 1903ء میں اپنے تئیں سچا رسول اور سچا نبی قرار دے کر کہتا ہے کہ ''اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر رُوئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خدا کا نبی ہو۔''

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اس کے میرے دل کو دکھ دینے والی ایک یہ بات تھی جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کہ وہ نہایت درجہ پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور میں اس کا پرچہ اخبار لیوز آف ہیلنگ لیتا تھا اور اُس کی بد زبانی پر ہمیشہ مجھے اطلاع ملتی تھی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 504-505)

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج

جب ڈوئی اپنی شوخیوں اور بے باکیوں میں یہاں تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کا ایک زبردست جوش پیدا کیا۔ چنانچہ حضورؑ نے ستمبر 1902ء کو ایک مفصل اشتہار لکھا جس میں حضورؑ نے تثلیث پرستی پر تنقید کرنے اور اپنے

دعویٰ مسیحیت کا تذکرہ کرنے کے بعد تحریر فرمایا:

’’حال میں ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدا دنیا میں اس کو بھیجا ہے تا سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں ...... اور بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں کوئی زندہ نہیں رہے گا بجز ان لوگوں کے جو مریمؑ کے بیٹے کو خدا سمجھ لیں اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دیں۔‘‘

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیش گوئی نہ سناویں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کر دیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے کیوں کہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا مانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی مانتا ہوں۔ اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے۔ چاہیئے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے۔ اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہنچے گی تب میں بھی بجواب اس کے یہی دعا کروں گا اور ان شاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھ دوں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے راہ نکل آئے گی۔ میں نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا۔ اور یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا اور وہ میں ہی ہوں۔ صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے۔ ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے۔‘‘

پھر فرمایا: ’’اگر ڈوئی اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے لیکن اگر اس نے نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف وگزاف کے مطابق دعا کر دی۔ اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔ مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔ آمین۔‘‘

حضرت اقدسؑ نے یہ اشتہار براہ راست ڈوئی کو بھجوا دیا لیکن ڈوئی نے اس طریق فیصلہ کی طرف بھی ذرا توجہ نہ کی بلکہ حضور کو براہ راست اس کا جواب تک نہ دیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسلام کے خلاف پہلے سے زیادہ بدزبانی شروع کر دی۔ چنانچہ اپنے ستمبر 1902ء کے پرچہ میں لکھا کہ:

’’میرا کام یہ ہے کہ میں مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے لوگوں کو جمع کروں اور مسیحیوں کو اس شہر اور دوسرے شہروں میں آباد کروں یہاں تک کہ وہ دن آ جائے کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹا دیا جائے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 242-243)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مباہلہ کے چیلنج کو امریکہ کے اخبارات میں بھی شائع کرایا اور اس کی اشاعت وسیع پیمانے پر ہوئی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ کی دعوت مباہلہ کی دھوم امریکہ و یورپ ہر جگہ مچ گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی صفحہ 505 تا 508 پر 32 اخبارات کا ذکر فرمایا ہے جن میں حضور علیہ السلام کی دعوت مباہلہ اور آپ کے چیلنج کا ذکر ہے نیز فرمایا کہ یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں۔ اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔ چند اخبارات کے نام یہ ہیں:

(1) **شکاگو انٹر پریٹر** 28/ جون 1903ء۔ عنوان کیا ڈوئی اس مقابلہ میں نکلے گا؟ دونوں تصویریں پہلو بہ پہلو دے کر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں ڈوئی مفتری ہے اور میں دعا کرنے والا ہوں کہ وہ اسے میری زندگی میں نیست و نابود کر دے اور پھر کہتے ہیں کہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کا یہ طریق ہے کہ خدا سے دعا کی جاوے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاوے۔

(2) **ٹیلیگراف** 5/ جولائی 1903ء۔ مرزا غلام احمد صاحب پنجاب سے ڈوئی کو چیلنج بھیجتے ہیں کہ اے وہ شخص جو مدعی نبوت ہے آ۔ اور میرے ساتھ مباہلہ کر۔ ہمارا مقابلہ دعا سے ہوگا اور ہم دونوں خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذّاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو۔

(3) **ارگونات سان فرانسسکو** یکم دسمبر 1902ء۔ عنوان انگریزی اور عربی (یعنی عیسائیت اور اسلام) کا مقابلہ دعا۔ مرزا صاحب کے مضمون کا خلاصہ جو ڈوئی کو لکھا ہے یہ ہے کہ تم ایک جماعت کے لیڈر ہو اور میرے بھی بہت سے پیرو ہیں۔ پس اس بات کا فیصلہ کہ خدا کی طرف سے کون ہے ہم میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے خدا سے دعا کرے۔ اور جس کی دعا قبول ہو۔ وہ سچے خدا کی طرف سے سمجھا جاوے۔ دعا یہ ہوگی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اُسے پہلے ہلاک کرے۔ یقیناً یہ ایک معقول اور منصفانہ تجویز ہے۔

(4) **نیویارک کمرشل ایڈورٹائزر** 26/ اکتوبر 1903ء۔ اگر ڈوئی اشارتاً یا صراحتاً اس چیلنج کو منظور کرے گا تو بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہوگا اور اگر وہ اس چیلنج کو قبول نہ کرے گا تو بھی اس کے صیحون پر سخت آفت آئے گی۔

(جو دوست تفصیل کے ساتھ پڑھنا چاہتے ہوں وہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب حقیقۃ الوحی میں سے تفصیل پڑھ سکتے ہیں۔)

ڈوئی کا چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوت مباہلہ میں یہ بھی لکھا تھا کہ اسلام سچا ہے اور عیسائی مذہب کا عقیدہ جھوٹا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہی مسیح موعود ہوں جو آخری زمانے میں آنے والا تھا اور نبیوں کے نوشتوں میں اس کا وعدہ تھا۔ نیز حضور علیہ السلام نے یہ لکھا کہ ڈوئی اپنے دعویٰ رسول ہونے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے گا تو میری زندگی میں ہی بہت سی حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا اور اگر مباہلہ بھی نہ کرے تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

چنانچہ اس کے جواب میں بدقسمت ڈوئی نے دسمبر 1903ء کے کسی پرچہ میں اور نیز 26/ ستمبر 1903ء وغیرہ کے اپنے پرچوں میں اپنی طرف سے یہ چند سطریں انگریزی میں شائع کیں۔ جن کا ترجمہ ذیل میں ہے۔

’’ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔‘‘

یہ وہ متکبرانہ رویہ تھا جو ڈوئی نے دکھایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’میں ہمیشہ اسرار میں خدا تعالیٰ سے دُعا کرتا تھا اور کاذب کی موت چاہتا تھا چنانچہ کئی دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تو غالب ہوگا اور دشمن ہلاک کیا جائے گا اور پھر ڈوئی کے مرنے سے قریباً پندرہ 15 دن پہلے خدا تعالیٰ نے اپنی کلام کے ذریعہ مجھے میری فتح کی اطلاع بخشی جس کو میں اس رسالہ میں جس کا نام ہے ’’قادیان کے آریہ اور ہم‘‘ اس کے ٹائٹل پیج کے پہلے ورق کے دوسرے صفحہ میں ڈوئی کی موت سے قریباً دو ہفتہ پہلے شائع کر چکا ہوں اور وہ یہ ہے:

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا (یعنی ظہور اس کا صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہوگا) اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہونا چاہئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے۔ کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے۔‘‘

(20/فروری 1907ء)

مباہلہ کے نتیجہ میں ڈوئی کی ذلت آمیز اور عبرتناک موت اور ہلاکت

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی اور مباہلہ کا چیلنج: یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں بیٹھ کر آپ نے امریکہ کے ڈوئی کو یہ چیلنج دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی اشاعت کے سامان تمام دنیا خصوصاً امریکہ اور یورپ میں کر دیئے یہ خدا ہی کا کام تھا۔ کوئی انسان ہرگز ایسا نہ کر سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے سنا اور اس جھوٹے نبی کو ذلت آمیز اور عبرتناک سزا۔ اور اس کے سارے کاموں پر تباہی آئی۔ اس کی تفصیل تاریخ احمدیت یوں بیان کرتی ہے:

ڈوئی کی اخلاقی موت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق ڈوئی کے خدائی قہر کی زد میں آنے کی اولین صورت خود اس کے ہاتھوں یہ پیدا ہوئی کہ

اس کی پیدائش ناجائز نکلی اور وہ ولد الحرام ثابت ہوا۔ یہ حقیقت اخبار ’’نیویارک ورلڈ‘‘ کے ذریعہ سے منکشف ہوئی جس نے ڈوئی کے سات خطوط شائع کئے جو اس نے اپنے باپ ’’جان مرے ڈوئی‘‘ کو اپنی ناجائز ولدیت کے بارہ میں لکھے تھے۔ جب ملک میں اس امر کا چرچا ہونے لگا تو خود ’’ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی‘‘ نے 25/ ستمبر 1904ء کو اعلان کیا کہ وہ چونکہ ڈوئی کا بیٹا نہیں اس لئے ’’ڈوئی‘‘ کا لفظ اس کے نام کے ساتھ ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

فالج کا حملہ

اس اخلاقی موت کے ایک سال کے بعد یکم اکتوبر 1905ء کو اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ ابھی اس کے اثرات چل رہے تھے کہ 19/ دسمبر 1905ء کو اس پر دوبارہ فالج گرا اور وہ اس سخت بیماری سے لاچار ہو کر صیحون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔

مریدوں کی کھلم کھلا بغاوت

جوں ہی ڈوئی نے صیحون سے باہر قدم رکھا اس کے مریدوں کو تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ایک نہایت ناپاک اور سیاہ کار انسان ہے۔ وہ مریدوں کو شراب بلکہ تمبا کو نوشی سے بھی روکتا تھا مگر خود گھر جا کر مزے سے شراب پیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے پرائیویٹ کمرہ سے شراب برآمد ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے تعلقات بعض کنواری لڑکیوں سے تھے۔ قریباً پچاسی لاکھ روپے کی اس کی خیانت بھی ثابت ہوئی کیونکہ یہ روپیہ صیحون کے حساب میں کم تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ اس نے صرف بطور تحائف صیحون کی خوبصورت عورتوں کو دے دیا تھا۔ ان الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کرسکا۔ اب نتیجہ یہ ہوا کہ اپریل 1906ء کو اس کی کیبنٹ کے نمائندوں کی طرف سے ڈوئی کو تار دیا گیا۔ کہ ہم تمہاری بجائے والوا کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں اور تمہاری منافقت، جھوٹ، غلط بیانیوں، فضول خرچیوں، مبالغہ آمیزیوں اور ظلم و استبداد کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہیں۔ اس تار میں اسے متنبہ کیا گیا کہ اگر اس نے نئے انتظام میں کوئی مداخلت کی تو اس کے تمام اندرونی رازوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

موت

اس نے یہ کوشش کی کہ عدالتوں کے ذریعہ صیحون پر اور روپے پر قبضہ حاصل کر لے مگر اس میں بھی اسے ناکامی ہوئی۔ وہ صیحون کے شہر میں جہاں ہزاروں آدمی اس کے ادنیٰ اشارے پر چلتے تھے واپس آیا تو ایک بھی آدمی اس کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا۔ اس نے چاہا کہ اپنے مریدوں کے سامنے اپیل کر کے ان کو پھر اپنا مطیع کر لے مگر چاروں طرف سے اس کے لئے مایوسی ہی مایوسی تھی۔ جسمانی طور پر اس کی حالت ایسی خراب ہوگئی کہ وہ خود اٹھ کر ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا بلکہ اس کے حبشی ملازم اسے ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جا رہے تھے۔ اسی حالت میں وہ دیوانہ ہوگیا اور بالآخر 9/ مارچ 1907ء کی صبح کو بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کر گیا۔ اور خدا کے مقدس مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ ’’کہ وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا‘‘۔ عبرتناک رنگ میں پورے ہو گئے۔

امریکہ اور یورپ کے پریس کا تبصرہ ڈوئی کی ہلاکت پر

ڈوئی کی ہلاکت کا نشان دنیا کی تاریخ میں ایک غیر معمولی نوعیت کا نشان تھا جس نے مغرب کی مادیت پرست دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور امریکہ اور یورپ کے بعض اخبارات کو تسلیم کرنا پڑا کہ محمدی مسیح کی پیشگوئی ایسی شان سے پوری ہوئی ہے جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

(1) چنانچہ ’’**شکاگو ٹربیون**‘‘ (10/ مارچ 1907ء) نے لکھا:

’’ڈوئی کل صبح 7 بج کر 40 منٹ پر شیلو ہاؤس میں مرگیا۔ اس وقت اس کے خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا۔‘‘

’’ڈوئی کے مرنے کے چند گھنٹے بعد ہی اس کی آراستہ و پیراستہ اقامت گاہ اور اس کے سارے سامان پر سرکاری ریسیور مسٹر جان ہارلے نے صیحون کے قرض خواہوں کے نام پر قبضہ کرلیا۔ جب ڈوئی کی نعش صندوق میں پڑی ہوئی تھی اس وقت سرکاری کسٹوڈین مکان کے احاطہ میں جائداد کی نگرانی کرتا رہا۔

یہ خود مصنوعی پیغمبر کسی اعزاز کے بغیر بالکل کس میرسی کے عالم میں مرگیا۔ اس وقت اس کے پاس نصف درجن سے بھی کم وفادار پیرو موجود تھے جن میں باتنخواہ ملازمین من جملہ ایک حبشی کے شامل تھے۔ اس کے بستر موت پر کوئی قریبی عزیز نہ آیا۔ اس کی بیوی اور لڑکا جیمل مشی گن کے دوسری طرف والے مکان بین لکدو ہی میں اس عرصہ میں مقیم رہے۔

وہ آدمی جس نے دوسروں کو شفا دینے کا پیشہ اختیار کیا وہ خود کو شفا نہ دے سکا۔ اس کی غیر مطیع سپرٹ کو اس بیماری کے آگے سرتسلیم خم کرنا پڑا جو اس کو قریباً دو سال سے دبوچے ہوئے تھی۔ اس کا شفا دینے کا ایمان اس کے فالج اور دوسری پیچیدہ امراض کے سامنے بالکل بے طاقت ثابت ہوا۔‘‘ (ترجمہ)

(2) رسالہ ’’**انڈی پینڈنٹ**‘‘ (14/ مارچ 1907ء) نے لکھا:

’’ڈوئی اپنی مذہبی اور مالی طاقت میں آنکھوں کو خیرہ کر دینے والے کمال تک پہنچا مگر پھر یک لخت نیچے آ گرا۔ اس حال میں اس کی بیوی، اس کا لڑکا، اس کا چرچ سب اس کو چھوڑ چکے تھے۔ اس نے اپنے مزعومہ پیغمبری مرتبہ کے لئے رنگارنگ کا ایسا لباس بنایا ہوا تھا جو یوسف یا ہارون نے کبھی نہ پہنا ہوگا...... شہر صیحون کے لئے اور اپنی ذاتی شان و شوکت کے لئے اس نے ان اموال کو جو اس کی تحویل میں دیئے گئے ناجائز طور پر استعمال کیا۔ ایسے آدمی سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے ناجائز کام کرنا بھی مناسب ہے کیونکہ ان کو یہ زعم ہوتا ہے کہ ان کا نظریہ اخلاق دنیا کے مسلمہ نظریات سے بہت بلند ہے۔‘‘

(3) امریکن اخبار ’’**ٹروتھ سیکر**‘‘ (15/ جون 1907ء) نے ’’مرسلین کی جنگ‘‘ کے عنوان سے اداریہ لکھا:

’’ڈوئی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مفتریوں کا بادشاہ سمجھتا

تھا۔ اس نے نہ صرف یہ پیش گوئی کی کہ اسلام صیحون کے ذریعہ سے تباہ کر دیا جائے گا بلکہ وہ ہر روز یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ ہلال (اسلامی نشان) جلد از جلد نابود ہوجائے۔ جب اس کی خبر ہندوستانی مسیح کو پہنچی تو اس نے اس ایلیاء ثانی کو للکارا کہ وہ مقابلہ کو نکلے اور دعا کریں کہ ’’جو ہم میں سے جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔‘‘ قادیانی صاحب نے پیش گوئی کی کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کو قبول کرلیا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور ذلت کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ اور اگر اس نے چیلنج کو قبول نہ کیا تو تب اس کا اختتام صرف کچھ توقف اختیار کر جائے گا۔ موت اس کو پھر بھی جلد پالے گی اور اس کے صیحون پر بھی تباہی آجائے گی۔ یہ ایک عظیم الشان پیش گوئی تھی کہ صیحون تباہ ہو جائے اور ڈوئی (حضرت) احمد (علیہ السلام) کی زندگی میں مرجائے۔ ’’مسیح موعود‘‘ کے لئے یہ ایک خطرے کا قدم تھا کہ وہ لمبی زندگی کے امتحان میں اس ’’ایلیا ثانی‘‘ کو بلائیں۔ کیونکہ چیلنج کرنے والا ہر دو میں سے کم و بیش پندرہ سال زیادہ عمر رسیدہ تھا۔ ایک ایسے ملک میں جو پلیگ اور مذہبی دیوانوں کا گھر ہو۔ حالات اس کے مخالف تھے مگر آخر کار وہ جیت گیا۔‘‘

(4) ’’بوسٹن ہیرلڈ‘‘ نے اپنے سنڈے ایڈیشن (مؤرخہ 23/ جون 1907ء) کے ایک پورے صفحے میں اس پیش گوئی کی تفصیلات درج کیں اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پورے قد کا بڑا فوٹو بھی شائع کیا اور مندرجہ ذیل دوہرے عنوان کے ساتھ اپنے مضمون کو شروع کیا۔ ’’مرزا غلام احمد مسیح ایک عظیم الشان انسان ہے‘‘۔ ’’آپ نے پہلے ڈوئی کی حسرت ناک موت کی پیش گوئی کی اور اب طاعون طوفان اور زلازل کی خبر دیتے ہیں‘‘۔ ’’23/ اگست 1903ء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے الیگزینڈر ڈوئی موسوم بہ ایلیا سوم کی موت کی پیش گوئی کی جو اس مارچ میں پوری ہوگئی۔‘‘ نیز لکھا:

’’یہ ہندوستانی صاحب مشرقی دنیا میں کئی برس سے مشہور ہیں۔ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ ہی وہ مسیح صادق ہیں جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی تائید سے نوازا ہے۔ امریکہ میں آپ کا تعارف 1903ء میں ہوا جب کہ آپ نے ڈوئی سے مقابلہ کیا...... آپ نے نہ صرف ڈوئی کی موت کی پیش گوئی کی تھی بلکہ یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ آپ کی زندگی میں مرے گا اور بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مرے گا‘‘...’’اس وقت ڈوئی 59 سال کا تھا اور یہ نبی 75 سال کا۔‘‘

’’ڈوئی ایسی حالت میں مرگیا کہ اس کے دوست اس کو چھوڑ چکے تھے اور اس کی جائداد تباہ ہوچکی تھی۔ اس کو فالج اور دیوانگی کا حملہ ہوا اور وہ ایسی حالت میں ایک دردناک موت مرا کہ اس کا صیحون اندرونی تفرقات سے پارہ پارہ ہوچکا تھا۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 246-250)

(باقی کل ان شاءاللہ)

حسنیٰ مقبول احمد۔ امریکہ

مسجد فتح عظیم۔ زائن، صیہون کا تعارف

”کیا بھلی لگتی ہے امریکہ میں آوازِ اذاں“

امریکہ کی ریاست الینائے میں ایک چھوٹا سا شہر زائن (Zion) ہے جو تاریخ میں صیحون کے نام سے مذکور ہے۔اس کے مشرقی کونے پر جھیل مِشی گن واقع ہے۔ اس شہر کا بانی ایک معروف شخصیت ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی تھا جو خود کو مذہبی پیشوا کہتا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ ایلیا نبی ہے۔ 1901ء میں اس نے اس اپنے اس شہر میں ایک بہت بڑا چرچ بنایا اس کے پیروکاروں کی ایک کثیر تعداد تھی وہ ایک اخبار۔ Leaves of Healing کے نام سے شائع کرتا تھا جس میں دین متین اسلام کے خلاف بہت کچھ زہر اگلتا۔

اُسی زمانہ میں قادیان، ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو دین اسلام کی کمان تھما کر دنیا کے تمام ادیان پر اس عالمی مذہب کی برتری ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ لہٰذا جب آپؑ کے علم میں ڈاکٹر ڈوئی کے دعاوی اور اُس کے اسلام اور آنحضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے خلاف بیانات پہنچے تو آپؑ نے اسے مباہلہ کا چیلنج دیا۔جس کا امریکی اور دنیا کے اخباروں میں خوب چرچا ہوا۔ مگر اس نے گستاخی جاری رکھی اور حضرت اقدسؑ کے خلاف متکبرانہ انداز میں نازیبا الفاظ استعمال کیئے۔

20/ فروری 1907ء کو حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ ”میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی“ یہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں وہ انتہائی ذلت آمیز موت سے دوچار ہوا۔ ایک تو اس کا کذب و افترا سب پر ظاہر ہوگیا۔ وہ شراب کے خلاف تعلیم دیتا تھا جبکہ خود اُس کا کثرت سے شراب پینا ثابت ہوگیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ شفا بخشتا ہے، اس کی بیٹی اس کے سامنے جل کر مرگئی کچھ نہ کرسکا۔عورتوں سے تعلقات اور غبن جیسے جرائم میں ملوث پایا گیا۔ اس کی تقاریر سننے کے لیے ہزاروں لوگ جمع ہوتے تھے جن کے سامنے وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے خلاف توہین آمیز الفاظ کہتا تھا، اُن ان گنت لوگوں کے سامنے اس پر فالج کا حملہ ہوا اور وہ بولنے سے لاچار ہوگیا۔ اس کی وفات اور ہندی مسیح کی فتح کا اخبارات میں بہت چرچا ہوا۔

اس تاریخی فتح کی یاد میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو زائن، امریکہ میں عطاء فرمائی۔ خلافت خامسہ کے مبارک دور میں ایک عظیم الشان نئی مسجد فتحِ عظیم تعمیر ہوئی ہے جس کا افتتاح 30/ ستمبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس امریکہ تشریف لاکر فرمایا۔ اس موقع پر دنیا بھر سے ہزار ہا احباب نے حضور انور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔

اگلے دن یعنی یکم اکتوبر 2022ء کو مسجد فتح عظیم صیحون کے افتتاح کی خوشی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اعزاز میں مسجد کے احاطہ میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ احباب جماعت مختلف ملکوں اور جماعتوں سے دور دراز سے سفر کرکے اس تاریخی موقع پر شمولیت کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ان کے علاوہ ملک بھر سے سیاسی، سماجی اور ثقافتی شخصیات بھی اس تقریب میں مدعو تھیں۔

”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب سے اپنے خطاب میں مساجد کی اغراض بیان فرمائیں اور اسلام کی خوبصورت اور پُر امن تعلیم پر روشنی ڈالی۔ صیحون شہر کے بانی اور معاندِ اسلام جان الیگزینڈر ڈوئی کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاکت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے اس فتح عظیم پر اظہار تشکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ یہ مسجد تمام لوگوں کے لیے ہدایت اور راستی کا موجب بنے۔“

(رپورٹ: مکرم عبد الماجد طاہر)

بقیہ: نمائش فتح عظیم...... از صفحہ 11

پیشگوئیاں تمام بڑے مذاہب کی بیان فرمودہ پیش کی گئی ہیں۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ آپؑ کی پاکیزہ زندگی کی Timeline اور متعدد کارنامے پیش کئے گئے ہیں۔ آپؑ کے معاندین کے حوالہ سے ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اور آمنے سامنے حضور علیہ السلام کے ملفوظات اور ڈوئی کی گندی زبان درازیاں پیش کی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قد آدم شبیہ مبارک کے ساتھ شیشے کے صندوق میں حضور اقدسؑ کا استعمال شدہ کوٹ آویزاں کیا گیا ہے اور ساتھ یہ الہام درج ہے کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

اس کے بعد ڈوئی کی تصویر کے نیچے شیشے کے Showcase میں متعدد نوادرات رکھے گئے ہیں ان میں اس کے رسالے Leaves of Healing کے تین سالوں پر پھیلے ہوئے وہ رسائل جن میں بانئ اسلام کے خلاف مغلظات بکے گئے اور حضور علیہ السلام کے بارے میں زبان درازیاں کی گئی ہیں Showcase میں رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح ریویو آف ریلیجنز کا پہلا شمارہ جس میں یہ مباہلہ پیش کیا گیا تھا اور 1902ء اور 1907ء کے رسائل کھول کر دکھائے گئے ہیں جن میں مباہلہ کے بارے میں مضامین ہیں۔

اس کے بعد دو Mural آویزاں ہیں، ایک میں ڈوئی کے بارے میں ناکامی کے بیان پر 14 تراشے پیش ہیں جو ہاتھ کے ہلانے سے تبدیل ہوتے ہیں اور سب باری باری پڑھے جا سکتے ہیں۔ دوسرے میں حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ رؤیا و کشوف اور تراشے اسی طرح ہاتھ کے اشارے سے تبدیل ہونے والے پیش کئے گئے ہیں۔

انور محمود خان۔ امریکہ

نمائش فتح عظیم

پس منظر

1980ء کی دہائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے امریکہ کا دورہ فرمایا اور شکاگو بھی تشریف لائے۔ یہاں آپؒ نے صدر جماعت سے یہ دریافت فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں ڈوئی کے عظیم الشان نشان کی امریکن اخبارات میں اشاعت کے ضمن میں 31 تراشوں کا ذکر فرمایا ہے۔ کیا آپ لوگوں نے ان کے اصل متن حاصل کیے ہیں؟ جب یہ معلوم ہوا کہ یہ تراشے دستیاب کرنے کی کوشش کی گئی مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس پر حضورؒ نے اظہار افسوس فرمایا کہ جماعت احمدیہ امریکہ نے اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کی۔ جب امریکہ کے امیر ایم ایم احمد صاحب کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے خاکسار کی ڈیوٹی لگائی کہ ان تراشوں کو حاصل کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے 24 تراشے حاصل کیے اور 2000ء میں ان کو کتاب میں شائع کیا۔ جب حقیقۃ الوحی کو از سر نو دیکھا تو اس میں حضور اقدسؑ نے یہ تحریر فرمایا تھا:

’’یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں اس کا ذکر ہوا ہو گا۔‘‘

(حاشیہ صفحہ 508 حقیقۃ الوحی)

اس ارشاد کی روشنی میں خاکسار نے اپنی تحقیق تیز تر کر دی اور اب خدا کے فضل سے 160 تراشے مل چکے ہیں جن میں اس مباہلہ کا ذکر ہے اور وہ سب اس نمائش میں موجود ہیں۔ الحمد للہ

تعارف نمائش

خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ کو یہ توفیق عطا کی کہ زائن شہر میں ایک شاندار مسجد تعمیر کر سکے اور اس کے ساتھ ہی ملحقہ کمرے میں مستقل نمائش کا اہتمام کیا جس میں ڈوئی کے اس نشان سے متعلق جملہ دریافت شدہ تراشوں کے علاوہ متعدد نوادرات جو 120 سال پرانے ہیں حاصل کر کے اس نمائش میں آویزاں کیے۔

یہ نمائش تقریباً 1000 مربع فٹ رقبہ پر مشتمل ہے لیکن Digital ہونے کی وجہ سے سینکڑوں صفحات پر مشتمل مواد اور درجنوں نوادرات کی نمائش ممکن ہوگئی۔ الحمد للہ

ترتیب و پیشکش

یہ نمائش دس حصوں پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ جب ایک زائر اس میں داخل ہو تو اس کو ان دس حصوں کے مشاہدے کے بعد یہ کیفیت حاصل ہو کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہرگز ہرگز جھوٹے نبی نہیں ہو سکتے بلکہ یہ 160 گواہیاں ایسی مستند ہیں کہ بانگ دہل کہہ رہی ہیں: ’’غلام احمد کی جے‘‘ اور مسلمان زائرین جو صدقِ دل سے مشاہدہ کریں تو بے اختیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں درود و سلام بھیجنے پر مجبور ہو جائیں گے اور ان کے قلوب اس شعر کی گواہی دیں گے:

دیکھو! خدا نے اک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کر شہرۂ عالم بنا دیا

نمائش میں 65 انچ کے 8 بڑے ٹیلی ویژن، ایک 85 انچ کا ٹیلی ویژن، دو 42 انچ کے Meural photo Frame، ایک 55 انچ کا Interactive Kiosk اور نو خوبصورت شیشے کے Display Case میں آویزاں کیے گئے تھے۔ اسی طرح ایک بڑے شیشہ کے Showcase میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرک آپؑ کا مستعمل کوٹ زائرین کا مرکز رہا۔

آیئے! اب ان دس حصوں کا تفصیلی خاکہ پیش کیا جائے۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا۔ یہ واضح کیا کہ اسلام نے خدا تعالیٰ کا ذاتی نام پیش کیا یعنی اللہ جس کا مطلب ہے تمام خوبیوں کا جامع اور تمام نقائص سے پاک۔ اسلام کے ماننے والوں کا نام مسلمین رکھا جو اس امر کا شاہد ہے کہ ہر اسلام کا ماننے والا اسلام کا تابعدار ہے اور دنیا کو اس سے امن کی ضمانت ہے۔ آیت الکرسی اور قرآنی آیات سے اس حصے کو مزین کیا گیا۔

اس کے بعد دوسرا حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تعارف پر مبنی تھا۔ آپؐ نے بحیثیت رحمۃ للعالمین کے تمام انسانی حقوق کی حفاظت فرمائی۔ خواتین، خدام، بچگان، نوزائیدہ لڑکیاں، والدین، قرابت دار غرض ہر طبقے کے انسان کے حقوق کو نیا مفہوم دیا۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ میں نے عورتوں کے حقوق کی 2000 سال کی تاریخ کا مطالعہ کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ اس عرصہ میں عورتوں کے حقوق کی علمبردار عموماً عورتیں ہی رہیں ہیں صرف ایک مرد نظر آتا ہے جس کا نام نامی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ سود کی ممانعت کے ضمن میں فرمایا کہ میں سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا سود معاف کرتا ہوں۔ بی بی سی کی ایک خاتون ایوان رڈلی نے قرآن کریم کی

وہ جملہ آیات پڑھیں جو خواتین سے متعلق تھیں اور یہ اعلان کیا کہ قرآن کریم نے عورتوں کے جملہ حقوق کی حفاظت کی ہے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ الحمد للہ

ایک اور حصہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مسلمین کی آراء پیش کی گئی ہیں جن میں قابل ذکر Chinese زبان میں Ming dynasty کے بادشاہ Ming کا 100 الفاظ پر مشتمل قصیدہ Chinese زبان میں پیش کیا گیا ہے جو چین کی 2500 مساجد میں آویزاں ہے اور جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔

اس کے بعد قرآن کریم کے 75 تراجم کی نمائش ہے اور ایک Population Clock میں یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کی آبادی 8 بلین ہے۔ جماعت احمدیہ کے 75 تراجم کو پڑھنے والے 6.8 بلین ہیں گویا جماعت احمدیہ کا قرآن 80 فیصد انسانوں تک ان کی زبان میں پڑھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح 40 ملین نابینا افراد کے لیے Braile میں پیش کردہ قرآن جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیت ہے۔

اس کے بعد ایک حصہ میں مسیح کی آمد ثانی کی متعدد

بقیہ صفحہ 10 پر

لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام، جنوبی امریکہ

یادوں کی جاگیر

زندگی کے سفر میں بعض لمحات، واقعات اور پل ایسے آتے ہیں جن کی مہک اور یادیں سرمایۂ حیات بن جاتی ہیں۔ وہ یادیں اِس طرح زندگی کا حصہ بنتی ہیں کہ انسان جب اُن پلوں کو سوچتا ہے تو دماغ کے نہاں خانوں میں محفوظ مناظر نہ صرف آنکھوں کے سامنے چلنے لگتے ہیں بلکہ ایک راحت اور ٹھنڈک کا احساس بھی بخشتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک انتہائی یادگار سفر گزشتہ دنوں کرنے کی توفیق ملی اور اس بابرکت سفر سے ہماری حسین یادوں کی جاگیر اور وسیع ہوگئی۔

گزشتہ سال نومبر میں حیات مستعار میں پہلی بار امریکہ جانے کا موقع ملا۔ میری لینڈ میں ایستادہ جماعت کی مرکزی مسجد ’’بیت الرّحمٰن‘‘ میں مختلف بزرگان اور کارکنان سے ملنے اور گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ایک بزرگ نے بتایا کہ اس وقت جماعت امریکہ کا ایک بڑا تعمیری منصوبہ زائن میں زیرِ تکمیل ہے۔ ان کی یہ بات ذہن میں محفوظ رہی۔

زائن شہر کا نام جماعتی تاریخ کا عمومی علم رکھنے والے ہر احمدی کو معلوم ہے کیونکہ یہ اس شاتم رسول کا بسایا ہوا شہر ہے، جو اصدق الصادقین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونے والے مہدی و مسیح اور امام آخر الزّمان کے مقابل کھڑا ہوا اور انتہائی عبرت ناک انجام سے دوچار ہو کر اسلام کی سچائی اور اپنے عقیدے کے بطلان پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔

وہ صدی جو ازل سے مسیح آخر الزّمان کی آمد کے لئے مقدر تھی اسلام کا وہ بطل جلیل اُسی صدی کے سر پر نمودار ہوا، وہ توحید کے قیام کے لئے چومکھی لڑائی میں مصروف تھا اور اس کی قوم کے لوگ اور ہم وطن پے در پے نشان دیکھ رہے تھے۔ سعید فطرت ان سے فائدہ اٹھا کر عافیت کے حصار میں داخل ہو رہے تھے اور بد فطرت انکار پر مصر تھے۔ اسی اثناء میں دنیا کے دوسرے کنارے پر امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں ایک بدطینت شخص ظاہر ہوا۔ جو نہ صرف نبوت اور الہام کا دعویدار تھا بلکہ حضرت سیّد النبیّین واصدق الصادقین وخیر المرسلین وامام الطیّبین جناب تقدّس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجنابؐ کو یاد کرتا تھا۔ وہ توحیدِ اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا اور آئندہ بیس سال کے عرصے میں ساری دنیا میں عیسائیت کے غلبے کا آرزومند تھا۔

مگر جب توحید حقیقی کے منّاد تک اس کے دعویٰ کی خبر پہنچی تو اس مرد میدان نے باطل کے اس پجاری کو بڑی تعلّی کے ساتھ للکارا اور جلد تر آنے والی آفت کی خبر دی اور پھر چار سال کے مختصر عرصہ میں چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ ایک صاحب ثروت صحت مند شخص مفلوج ہو کر انتہائی کسمپرسی کے حالت میں ایڑیاں رگڑتا ہوا واصل جہنم ہوا اور اُسے للکارنے والے نے خود اس نشان کو: ’’فتح عظیم۔ ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مر گیا۔‘‘ کے جلّی حروف سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی موت پر 17/ اپریل 1907ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور اور ڈوئی کے مرنے کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے لکھا کہ: ’’پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔ اگر میں اُس کو مباہلہ کے لئے نہ بُلاتا اور اگر میں اُس پر بد دعا نہ کرتا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اس کا مرنا اسلام کی حقیت کے لئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا لیکن چونکہ میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذّاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 515-516 ایڈیشن 2009ء)

امسال اگست میں یہ خبر ملی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ستمبر میں مسجد فتح عظیم زائن کے افتتاح کے لئے امریکہ تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ ہم نے بھی اس بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے تگ و دو شروع کر دی۔ اجازت ملنے میں تاخیر ہوتی چلی گئی اور کئی بار ذہن پر مایوسی نے غلبہ بھی کیا، مگر در مولیٰ سے خیر کی امید قائم دائم رہی۔ 26/ ستمبر 2022ء کی رات خاکسار کو شمولیت کی اجازت موصول ہوئی اور 28/ ستمبر 2022ء کی رات ہم ہوا کے دوش پر امریکہ کی جانب محو پرواز تھے۔ جمعرات کی دوپہر 1 بجے خاکسار ملواکی شہر کے فضائی مستقر پر پہنچا تو محترم جواد احمد صاحب خاکسار کو لینے کے لئے موجود تھے۔ ان کی کار میں خاکسار کا مہمان والا کارڈ اور ہوٹل کے کمرے کا کارڈ موجود تھا۔ موصوف نے مجھے کہا کہ آپ کو قیام گاہ لے چلتا ہوں، کچھ آرام کر لیں اور تازہ دم ہو کر مسجد آجائیں۔ لیکن میں نے عرض کی کہ مجھے سیدھا مسجد لے چلیں۔ تقریباً تیس منٹ کے سفر کے بعد ہم زائن شہر میں داخل ہوئے تو میرے میزبان نے پھر وہی بات دہرائی کہ آپ پہلے ہوٹل چلے جائیں اور آرام کر کے پھر مسجد آجائیں، لیکن میں جس مقصد کے لئے گھر سے چلا تھا پہلے اسے پورا کرنے پر

مصر رہا۔ چنانچہ ہم اس وقت مسجد فتح عظیم میں پہنچے جب میر کارواں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر وعصر پڑھا کر اپنی قیام گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ ہر طرف جشن کا سماں تھا، سلامتی کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں، مصافحے اور معانقے جاری تھے۔ گویا مسجد فتح عظیم کی ساری فضا میں محبت و اخوت کے رنگ بکھرے نظر آئے۔ اپنا سامان انتظامیہ کے دفتر میں رکھا اور مسجد کا مرکزی ہال اور دفاتر دیکھے۔ مسجد سے ملحقہ نمائش ہال میں اس وقت مردوں کا داخلہ شروع تھا۔ چنانچہ اس ہال میں داخل ہوا اور دیوار پر آویزاں وہ فریم دیکھا جس میں انتہائی نفاست کے ساتھ اس اخبار کا عکس محفوظ کیا گیا ہے جس نے بصد نیاز مرزا غلام احمد کی عظمت کا اعلان کیا۔ پھر چاروں طرف سجے شو کیسز میں رکھے اخبارات و رسائل کے نمونے دیکھے، اور جدید زمانے کی جدت لئے صوت و صورت سے مزین سکرینز پر چلنے والی دستاویز دیکھیں۔ ہال کے ایک کونے میں شیشے کے ایک بڑے بکس میں ایک انتہائی خوبصورت، نفیس اور بابرکت کوٹ رکھا گیا ہے۔ جو کبھی اس مقدس ومطہر وجود کے تن کی زینت بنا جو اس زمانے کا مصلح ومسیحا تھا۔ جس کی پوشاک کو یہ مقام ومرتبہ نصیب ہے کہ عرش عظیم کے رب نے ان کے بارے میں فرمایا: ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘

نمائش کا یہ ہال خود اس بات کا ثبوت دے رہا تھا کہ اس کو کتنی گہری تحقیق منصوبہ بندی نفاست اور محنت شاقہ کے بعد آنے والوں کے استقبال کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ مولا کریم ان تمام کارکنان کو بے شمار فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

سرشام مسجد کے اطراف میں لگے سفید براق خیمہ جات پر برقی قمقموں کی روشنی شہر بہاراں کا دلکش منظر پیش کرنے لگی۔ مسجد فتح عظیم ویسے بھی فن تعمیر کا شاہکار ہے اور اس پر لگی خوبصورت لائٹس اس کے حسن کو دوبالا

کر رہی تھیں۔ ڈیوٹی دینے والے بڑی مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف تھے اور کارکنان بڑی خوش دلی کے ساتھ مہمانوں کی خدمت پر کمر بستہ تھے۔

جمعۃ المبارک کی صبح ہمیں نماز فجر محراب کے بالکل سامنے دوسری صف میں خلیفۂ وقت کی اقتدا میں ادا کرنے اور امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ نماز سے فارغ ہو کر باہر آنے کے بعد یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ عاشقانِ خلافت اپنے محبوب امام کی قربت میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے لائنوں میں لگ گئے ہیں۔ ہر طرف انہی کے جذبے اور شوق کا تذکرہ تھا۔ جو دوست ہمیں گاڑی میں ہوٹل واپس چھوڑنے جا رہے تھے وہ بھی سارے راستے انہی کا ذکر کر کے ورطہ حیرت میں ڈوبے رہے کہ کشتی خلافت کے یہ کیسے شہسوار ہیں۔ یہ کیسی ایمانی حرارت ہے۔ نماز جمعہ ہم نے زائن کی اجلی دھوپ میں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں پڑھا۔ سُرینام میں سرد موسم کا کوئی تصور نہیں، اس لئے اس اجلی دھوپ میں بھی خنکی کا احساس تھا۔ اپنے مختصر قیام کے دوران تین مرتبہ مسجد کے ہال کے اندر نمازیں ادا کرنے کی توفیق ملی۔

زائن میں چار روزہ قیام کے دوران یہ جانا کہ ہر طرف سینکڑوں اور ہزاروں میل سے آنے والے عشاق کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ اس بات کا علم ہونے کے باوجود کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ذاتی ملاقات ناممکن ہے لوگ محض حضور پُرنور کا دیدار کرنے اور حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کے لیے ہزاروں میل سے کھنچے چلے آئے ہیں۔ خلافتِ احمدیہ پر دل و جان سے نثار فدائیان اخوت و محبت کے بندھن میں بندھے ان پروانوں نے دنیاوی سیر وسیاحت سے ہٹ کر خلیفۂ وقت کی اقتدا میں نمازوں کی ادائیگی کو اپنے لیے باعث صد افتخار اور باعث برکت جانا۔ روزانہ یہ عملی نمونے دیکھنے میں آئے کہ لوگ ایک نماز کے بعد اگلی نماز کے لئے مسجد کے اندر جانے کی نیت سے لائن میں لگ گئے اور ''اِنْتِظَارُ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ'' کی نہایت پاکیزہ صورت دیکھنے کو ملی۔ زائن کے گلی کوچوں میں گھومتے ہوئے محمد عربی ﷺ کے عاشق صادق مسیح و مہدی کا یہ پیغام کانوں میں رس گھولتا رہا: ''ندائے فتح نمایاں بنامِ ما باشد''

اپنے قیام کے دوران ہمیں ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کا گھر دیکھنے کا بھی موقع ملا۔ تقریباً ایک سو بیس سال قبل تعمیر کی گئی یہ محل نما عمارت حسرت و یاس کا نمونہ پیش کرتی نظر آئی۔

پیر کی صبح انتہائی بوجھل دل کے ساتھ خوشگوار یادوں کا ایک خزانہ ساتھ لئے واپسی کے لئے رخت سفر باندھا۔ دوران سفر مسیح وقت کی نصائح پر غور کرنے کی توفیق ملی جو اس نے ''بشیر و نذیر'' ہونے کے ناطے کل عالم کو مخاطب کر کے بیان کیں: ''اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہر گز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا... جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اِسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 49-50 ایڈیشن 2009ء)

پھر بڑی تحدی کے ساتھ فرماتے ہیں:

''یہ سِلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے... اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سِلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شائد غلطی ہو گئی ہو اور شائد یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔''

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456 ایڈیشن 2009ء)

وہ مقدس ومطہر وجود جو دنیاوی لحاظ سے بیکس و گمنام تھا جب الہام کے نور سے سرفراز ہوا اور امتی نبی کے مقام و منصب پہ فائز کیا گیا اور عرش الٰہی سے اس کے قلم کو ''ذوالفقار'' قرار دیا گیا۔ تو وہ اس زمانے

میں سلطان حرف وحکمت بنا۔ اس کی تحریر میں ایسی دل آویزی، چاشنی اور لطافت ہے کہ وہ پیاسی روحوں کے لئے آبِ بقاء کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان تحریرات کی سحر انگیزی اور ضوفشانی تا ابد قائم دائم رہے گی۔ وہ ہر فانی انسان کی طرح چند سال اس دنیا میں رہا اور ''اللہ میرے پیارے اللہ'' کا ورد کرتے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوا، مگر محمد عربی ﷺ کے عشق میں مخمور اسلام کا یہ فتح نصیب جرنیل اپنے متبعین اور اہل دنیا کو یقین کامل اور جلال کے ساتھ یہ خبر دے کر گیا: ''میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نگاہ سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے۔ جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 ایڈیشن 2009ء)

درخواست دعا

- مکرم عبدالنور نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ یہ اعلان بھجواتے ہیں:

خاکسار کے چچا مکرم عبدالمجید کو گزشتہ دنوں ڈینگی کا مرض تشخیص ہوا تھا جس کے باعث طبیعت کافی خراب رہی۔ تاہم اب الحمدللہ وہ رو بہ صحت ہیں۔ قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایاب کرے اور بیماری کے بد اثرات سے بھی محفوظ رکھے آمین۔

مزید لکھتے ہیں: خاکسار کے ایک اور قریبی عزیز مکرم مبارک احمد کو بھی گزشتہ دنوں ڈینگی کے مرض کی تشخیص ہوئی تھی تاحال ان کی طبیعت کافی ناساز ہے۔ رپورٹ کے مطابق پلیٹ لیٹس کی تعداد کافی کم ہوگئی ہے جس کے باعث ناک سے خون بھی بہنا شروع ہو گیا ہے۔ قارئین الفضل سے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد انہیں بھی صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے نیز آئندہ بھی ہر مصیبت و پریشانی سے بچا کے رکھے اور ملک میں پھیلنے والی ڈینگی کی وباء سے سب کو محفوظ رکھے آمین۔

مرتبہ: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ

محبت ہو تو ایسی کہ ہر ادا دل کو لبھائے

مسجد فتح عظیم اور حضور انور کے دیدار کے بعد تاثرات

قسط 1

ایک منفرد لمحہ

زائن شہر میں جاناان تمام چیزوں کی انتہا تھی جو مجھے بحیثیت ایک احمدی مسلمان عورت کے بہت عزیز ہیں یعنی ایمان، انصاف، بین المذاہب تعلقات اور خواتین کو با اختیار بنانا۔

یہ تاریخی واقعہ ہمیشہ یادوں میں محفوظ رہے گا۔ یہ مسجد لجنہ اماء اللہ نے اپنی صد سالہ جوبلی کے موقع پر اظہار تشکر کے لیے تعمیر کی۔ اس موقع پر حضور اقدس کا دورہ زائن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار فتح کا مشاہدہ کرنا جو الیگزینڈر ڈوئی کے ساتھ دعائیہ مقابلہ میں ہوئی اپنی ذات میں ایک منفرد لمحہ تھا۔

(منصورہ بشیر منہاس۔ امریکہ)

کاش یہ نماز ختم نہ ہو

خاکسار کو اپنی زندگی میں پہلی بار کسی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کا موقع ملا اور وہ بھی ایسی مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو بے حد تاریخی اور عظیم فتح کی یادگار کے طور پر تعمیر کی گئی ہے۔ یہ ہماری جماعت کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے دو روز قبل ہی زائن پہنچ گئے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی جب ہم نے انتظامات کا جائزہ لیا (جو کہ ابھی تک نا مکمل تھے) تو ہم سخت پریشان ہو گئے اور سوچنے لگے کہ ہم آ تو گئے ہیں، لیکن چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ اتنے دن کیسے گزاریں گے؟ موسم ہماری سوچ سے بہت زیادہ ٹھنڈا تھا اور ہم اپنے ہمراہ گرم کپڑے یعنی جیکٹس وغیرہ بھی نہیں لائے تھے۔ نماز کے لئے مسجد کی کار پارکنگ کی جگہ پر ٹینٹ لگایا گیا تھا جس میں زمین پر پلاسٹک کی شیٹس بچھائی گئیں تھیں۔ ہمیں رہ رہ کر خیال آتا تھا کہ ہم نرم صوفوں اور نرم قالینوں پر بیٹھنے والے لوگ کس طرح اس پر بیٹھیں گے؟ ہم اسی پریشانی میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ ہمیں وہاں کچھ لجنات نظر آئیں ہم نے ان سے سلام کیا اور ذکر کیا کہ ہماری ضیافت کے لئے ڈیوٹی ہے۔ وہ ہمیں ضیافت کے ٹینٹ میں لے گئیں۔ وہاں پہنچ کر تو ہمارا وہاں سے بھاگنے کو دل چاہا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا سا میدان ہے اس میں کافی میزیں لگائی گئی ہیں، زمین پر فٹ فٹ گھاس اگی ہے اور زمین بھی اونچی نیچی۔ ہمیں بار بار اپنے پیروں کی وہ موچیں یاد آ رہی تھیں جو ہمیں ہلکا سا پاؤں مڑنے سے بار ہا آ چکی تھیں۔ اوپر سے ذہن میں آتا تھا کہ ہم اور ہماری ضیافت کی ڈیوٹی والی بہنیں جب کھانوں سے بھری ٹریز اٹھا اٹھا کر چلیں گی تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم یا ہماری کوئی بہن زمین بوس نہ ہو۔ بہر حال ہم بہت زیادہ پریشان ہوئے اور ذہن میں طرح طرح کے وہم آنے لگے پھر ہم نے سوچا کہ اب ہم تو آ چکے ہیں، واپس نہیں جا سکتے لیکن اپنی جماعت کی لجنہ کو تو آگاہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اپنی صدر صاحبہ کو فون کیا اور ان کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ ان کی ہدایت جاری ہوئی کہ آپ سب لجنہ کو بھی بتا دیں کہ جو زائن جانا چاہیں وہ گرم کپڑوں وغیرہ کا انتظام کر کے جائیں۔ ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ جس پر ہمیں اپنی بہت سی بہنوں کی جانب سے شکریہ جیسے جذباتی کلمات موصول ہوئے، الحمدللہ۔ اس روز وہاں سے آ کر ہم نے حضور کو دعا کے لئے خط بھی لکھ ڈالا کیونکہ ہم بہت ہی زیادہ پریشان ہو گئے تھے۔

اس سے اگلے دن تو پیارے حضور کی تشریف آوری کا دن تھا۔ ہم خوشی خوشی مسجد پہنچے اور کم از کم تین سے چار گھنٹے کھڑے ہو کر حضور کا انتظار کیا۔ استقبال کے لئے کھڑے چھوٹے چھوٹے بچے، بچیاں ترانے پڑھ رہے تھے۔ بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور حضور پر نور تشریف لے آئے۔ حضور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ہماری تمام سوچ کی توجیسے کایا ہی پلٹ گئی ہو۔ وہی زمین پر بچھی پلاسٹک شیٹس ہمیں اچھی لگنے لگی۔ وہی موسم ہمیں خوشگوار لگنے لگا اور وہی ضیافت ایریا کی اونچی نیچی زمین ہمیں چیلنج لگنے لگی۔ اپنے پیارے دین اور پیارے امام کے لئے تن، من، دھن قربان کرنے کو دل چاہنے لگا۔ پھر اللہ کے فضل سے حضور انور کا دیدار کئی بار نصیب ہوا اور حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کا موقع بھی ملا۔ حضور کی اللہ اکبر کی آواز کانوں میں پڑتے ہی روح آستانہ الوہیت پہ بچھی محسوس ہوئی۔ دل چاہتا کہ کاش! یہ نماز ختم ہی نہ ہو اور وقت تھم جائے۔ یا اسی جگہ ہماری جان نکل جائے اور ہم اپنے پیارے رب کے پاس چلے جائیں اور اس پیارے رب کے صدقے جائیں جس نے ہم ادنیٰ ناچیز کو یہ دن دکھائے کہ ہم حضور کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں۔

پھر جس دن حضور نے مسجد فتح عظیم کا افتتاح فرمایا تھا۔ اللہ کے فضل سے ہم بھی وہاں موجود تھے حضور کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے۔ فضا میں نعرے گونج رہے تھے، بہت ہی روحانی ماحول تھا۔ الحمدللہ۔

پورا ہفتہ کیسے گزارا؟ پتہ ہی نہیں چلا۔ ہم اور ہماری سب ضیافت کی ٹیم نے بہت دل و جان سے خدمت کی توفیق پائی۔ الحمدللہ۔ سب کام احسن طریق سے انجام پذیر ہوئے اور ہمیں کوئی ایک ایسا ناخوشگوار واقعہ بھی معلوم نہیں جس سے ہمیں یا ہماری کسی بہن کو کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ یا شاید اگر کوئی مسئلہ ہوا بھی تو اس کی اللہ تعالیٰ کے اتنے عظیم الشان فضلوں کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ اس کو تکلیف کہا جائے۔ آخری دن تو ہماری یہ حالت تھی کہ وہاں سے واپس آنے کو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔ ضیافت کے ایریا میں زمین پر پڑی ملچ کے تنکوں سے تو جیسے ہمیں پیار ہی ہو گیا تھا اور اس مٹی کی خوشبو ہمارے اندر سرایت کر گئی تھی اور ہمیں لگ رہا تھا کہ ہم نے اس دنیا کی زمین کی بجائے کسی اور ہی دنیا کی زمین پر وقت گزارا ہے۔ بہر حال بالآخر واپسی کا دن آ گیا ہم پیارے حضور کے دیدار اور ان کو الوداع کہہ کر اشکبار آنکھوں اور دل میں شکر گزاری کے جذبات لیے واپس لوٹے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے حضور کی نصائح پر عمل کرنے والا بنائے اور ہم اپنے جائزے لے کر، نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے والے ہوں اور اس کے عبادت گزار بندے بنیں آمین۔

(آنسہ محمود بقاپوری۔ امریکہ)

مجھے پختہ ایمان ہے کہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کو دعا کا معجزہ بطور نشان کے دیا تھا

میں پیشہ کے لحاظ سے کیمیکل انجینئر ہوں اور میری عمر باون سال ہے۔ اس کے ساتھ میں چار بچوں کی ماں اور 86 سالہ بوڑھی ساس کی دیکھ بھال کرنے والی بھی ہوں۔ مجھے 28/ ستمبر 2022ء بروز جمعرات اپنے شوہر مکرم ڈاکٹر نعیم لغمانی، عزیزم موسیٰ لغمانی اور عزیزم ہارون لغمانی، ساس، بہنوئی اور بھتیجے کے ساتھ Zion پہنچنے کی توفیق ملی۔ ہم اتوار تک وہاں رہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں کہ میں اس خوبصورت تقریب میں شامل ہو کر خود کو کتنا خوش قسمت محسوس کر رہی ہوں۔ میں الیگزنڈر ڈوئی کا گھر، قبرستان، لیس فیکٹری، گرجا گھر اور ہوٹل دیکھنے گئی۔ میرا پختہ ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی وہ عظیم مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کا معجزہ بطور نشان کے دیا۔ مسٹر ڈوئی کا قابل رحم انجام نیز ہمارے خلیفۂ وقت کا شہر کی چابیاں حاصل کرنا اور اس مسجد کی تعمیر اس بات کی گواہی ہے کہ چاہے ہم کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں، خدا تعالیٰ کی نصرت ضرور ظاہر ہو گی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری تمام اولاد کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور اس کے بندے بنے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شائلہ لغمانی۔ امریکہ)

زائن شہر کا تاریخی سفر

عاجز بارہا اپنے بچپن میں اسلامی تاریخ کے مطالعہ کے بعد شدید تڑپ سے سوچا کرتا تھا کہ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کس قسم کے انسان تھے جو دن رات اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اشارے پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ یہ تو کوئی عام انسان نہیں ہو سکتے وہ ضرور کوئی آسمانی مخلوق ہوں گے۔ مگر شعور پانے کے بعد نیز تاریخ احمدیت کے مطالعہ کے بعد اور چہرہ مبارک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی تصاویر دیکھ کر دل مطمئن ہوا کہ وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی ایک عام انسان تھے مگر ان کا تقویٰ کا معیار بہت بلند تھا کیونکہ ان کی تربیت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے فرمائی تھی۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے ایک بار پھر بنی نوع انسان کی تربیت کا انتظام کر دیا اور وہ دوبارہ عام انسان سے صحابہ رضوان اللہ علیہم کہلانے کے مستحق ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

’’صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا‘‘

سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو جب تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جاتا تھا اور ان سے کہا جاتا تھا کہ اسلام چھوڑ دو مگر ان کا بیان ہوتا تھا ’’احد احد‘‘۔ اسی طرح مولوی برہان الدین رضی اللہ عنہ کے منہ میں جب زبردستی گوبر ڈالا گیا تو آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ’’او برھانیا! یہ نعمتاں فیر کتھے۔‘‘

اسی طرح دشمنان اسلام اور نبیوں کو ٹھکرانے والوں کے بارے میں بھی لوگ اکثر ضرور سوچتے ہوں گے کہ وہ قدر دنیاوی جاہ وحشمت رکھنے والے لوگ تھے مگر وقت کے ماموروں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئے اور رسوا

کر دیے گئے۔ باوجود اپنی تمام دولت عزت اور شان کہ آج ان کو کوئی نہیں جانتا۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا ہے۔ یہ ہزار سال میرے ہیں سو ہم دیکھتے ہیں آج زمانے کے امام سے ہی عزتیں اور دولتیں منسلک ہیں چاہے موافقت سے ہوں یا مخالفت سے۔آج کون لیکھرام یا ڈاکٹر ڈوئی کو جانتا ہے!!! ان کی ہلاکتیں آپ علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہیں۔

یہ ماضی کے قصے صرف تاریخ کی کتابوں میں ہی نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ہم ان کا مشاہدہ اب بھی کر سکتے ہیں اور تاریخ کا حصہ بن سکتے ہیں۔صحابہ کا درجہ تو نہیں پا سکے مگر خدا کے فضل کے ساتھ تابعین کا درجہ نصیب ہوگیا جو صدیوں سے لوگوں کو نہیں نصیب ہوا تھا۔

کیا ہی یہ ہماری خوش قسمتی ہے کی ہمیں امام آخرالزماں کا وقت اور خلافت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے جس کی پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔

خاکسار اپنے تاثرات ایک ایسے تاریخی واقعہ کے بارہ میں پیش کر رہا ہے جس کے پورا ہونے کی خبر خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کو بتائی تھی کہ میں تجھے فتح عظیم عطا کروں گا۔جس میں حق کے دشمن نے وقت کے نبی سے ٹکر لی اور وہ پاش پاش کر دیا گیا۔ڈاکٹر ڈوئی اپنی جاہ وحشمت کے زعم میں اللہ کے فرستادے کو اپنے پاؤں کے نیچے مکھی کی طرح مسلنے کے قابل سمجھتا تھا وہ خود تباہ و برباد ہوگیا اور فتح عظیم خدا کے پیارے نبی کا مقدر بنی۔

عاجز کے قریبی دوست مکرم راشد شمس (بوسٹن جماعت) کے ساتھ بروز جمعہ صبح سویرے بوسٹن شہر جو زائن شہر سے تقریباً ایک ہزار میل دور ہے سفر شروع کیا۔ ڈھائی گھنٹے کی فلائٹ کے بعد شکاگو شہر پہنچ گئے۔ وہاں سے کارلے کر زائن کی طرف کا سفر شروع کیا جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے فاصلے پر موجود ہے۔ خلافت کی محبت اور اس تاریخی موقع میں شمولیت کا جذبہ ہی تھا جو ہمیں تھکن کا احساس نہیں ہونے دے رہا تھا۔ جب کہ ہم دونوں رات بھر سوئے نہیں تھے بلکہ اپنی جاب سے گھر آتے ہی سفر کی تیاری پکڑ لی تھی۔ ہماری مسلسل یہی دعا تھی کہ وقت پر جمعہ کی نماز سے پہلے پہنچ جائیں اور تاریخ کا حصہ بن جائیں۔ الحمدللہ خلیفۂ وقت کی امامت میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کا موقع مل گیا اور اس فتح عظیم کی شہادت اور گواہی پیش کرنے کا موقع مل گیا۔ ہمارے دلوں میں یہی صدا تھی کہ غلام احمد کی جے!!!

جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ قطار میں کھڑا رہنے کے بعد نمائش کو دیکھنے کا موقع مل گیا۔ ماشاءاللہ بہت محنت سے نمائش تیار کی گئی تھی جس میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے پرانی دستاویزات کو محفوظ کر دیا گیا تھا۔ ہم دونوں نے نمائش میں سب سے زیادہ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استعمال شدہ کوٹ کی زیارت میں لگایا۔ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کا الہام ہمارے ذہن میں تھا اور دل میں بہت خواہش تھی کاش اس کو ہاتھ لگا سکیں مگر صرف آنکھوں سے ہی دیکھ کر دل کی ٹھنڈک کو پورا کیا۔

بروز ہفتہ زائن شہر کی سیر کرنے کا اور ان تمام مقامات کو دیکھنے کا موقع ملا جو ڈاکٹر ڈوئی کی تبلیغ کا مرکز تھیں جس میں اس کی تعمیر شدہ چرچ اور ایک عالیشان مکان اور اس کی بنائی ہوئی فیکٹری شامل تھیں۔ یہاں میں ذکر کردوں کہ دوران نمائش مکرم انور خان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک بہت ہی پر حکمت بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ نمائش کے معائنہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جس طرح فرعون کی لاش کو خدا تعالیٰ نے دنیا کی عبرت کے لئے محفوظ کر دیا تھا اسی طرح ڈاکٹر ڈوئی کے نشانات کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

خدا کے حضور دعا ہے کہ تمام دنیا ان نشانات کو دیکھ کر حق کو قبول کرنے کی توفیق پائے اور احمدیت حقیقی اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرائے۔ آمین۔

(مسعود اشرف۔ فیجر گ، امریکہ)

ستارے کی طرح چمکتا دیکھنا ایک زبردست تجربہ تھا

الحمدللہ مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مسجد فتح عظیم کے اپنی فیملی کے ساتھ افتتاح کی تقریب میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

ہمارے پیارے امام کو افرادِ جماعت، ہمسایہ غیر از جماعت احباب اور جماعت کے دوستوں کے درمیان ستارے کی طرح چمکتا دیکھنا روحانی طور پر ایک بڑا زبردست تجربہ تھا۔

ہفتہ بھر کے بھرپور پروگراموں میں تمام شاملین نے اس یادگار دورہ کی برکتوں اور جوش وخروش کا بہت اچھی طرح مشاہدہ کیا۔ مرد، عورتیں، بچے بڑے صبر کے ساتھ سرد موسم میں حضور اقدس کی صرف ایک جھلک دیکھنے کے لیے گھنٹوں کھڑے رہے۔ اور یہ نظارہ بہت قابل دید تھا۔

اسی طرح دعاؤں ترانوں اور بہت بھاری دل کے ساتھ حضور اقدس کو خدا حافظ کہنا بھی ہم سب کے لیے ایک انتہائی جذباتی مرحلہ تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جلد ہی اپنے پیارے امام کے ساتھ ایسی بابرکت تقریبات دیکھنے کے مزید مواقع پیدا فرمائے آمین۔

(ناصر الدین محمود۔ شکاگو۔ امریکہ)

شاندار تجربہ

مجھے اپنی فیملی کے ساتھ زائن شہر کی مسجد فتح عظیم جانے کا موقع ملا۔ حضور انور کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے میں نے بہت بابرکت وقت گزارا۔ الحمدللہ مجھے کئی بار حضور انور کو دیکھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مجموعی طور پر مجھے اس تاریخی شہر کے بارے میں جاننے اور خوبصورت مسجد ''فتح عظیم'' کو دیکھنے کا شاندار تجربہ ہوا۔

(فاران محمود، پیس ویلیج کینیڈا)

حضور سے ملاقات ایمان کو مضبوط بنانے کا ذریعہ بنی

مجھے مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر منعقد ہونے والی تقریب میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اس موقع پر ہمیں حضور انور سے ملنے کا موقع بھی ملا جو کہ ہمارے لیے بہت شاندار تھا۔ مجھے پہلی بار حضور اقدس سے ملاقات کرکے اور بات کر کے بہت خوشی محسوس ہوئی۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت الگ سے مجھ سے میرے بچوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ میں نے بچوں کے لیے دعا کے لیے عرض کیا تو آپ نے مجھے دعا دی۔

اس طرح کے مواقع ہمارے ایمان کو بہت مضبوط بناتے ہیں اور ہمیں ہمارے مذہب کے مزید قریب لاتے ہیں۔ میں بہت خوش ہوں اور سب انتظامیہ کا شکر گزار ہوں اور میری خواہش ہے کہ ہمیں اس طرح کے پروگرامز مزید منعقد کرنے چاہیں۔

(امۃ النصیر۔ امریکہ)

فتح عظیم کے مبارک لمحات

میرا نام شازیہ صباحت مرزا ہے۔ میں ناروے میں پیدا ہوئی اور وہیں پلی بڑھی۔ دو سال قبل میری شادی کینیڈا کے ایک مربی سلسلہ وجیہہ الرحمان صاحب مرزا ولد لطف الرحمان مرزاصاحب حال کینیڈا سے ہوئی۔ نیویارک میں تعیناتی کے بعد ہم وہاں کے مشن ہاؤس میں شفٹ ہو گئے۔ نیویارک میں شفٹ ہونے کے تقریباً ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ سفر کرنے کا موقع عطا فرمایا جس کو میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ یہ سفر Zion کی جانب تھا۔ جب ہم اس شہر میں داخل ہو رہے تھے تو ذہن کی عجیب کیفیت تھی دو قسم کے احساسات اور جذبات حاوی تھے، سب سے پہلے تو خدائے بزرگ وبرتر کے احسانات کا شکر کہ اس نے مجھ پر یہ کیسا احسان کیا ہے کہ میں اپنے پیارے خلیفہ کا دیدار کروں گی اور دوسرا یہ احساس کہ کیا واقعی میں ڈاکٹر ڈوئی کے بسائے ہوئے اس شہر میں جارہی ہوں جس کے متعلق ناروے میں رہتے ہوئے بچپن سے لے کر جوان ہونے تک حضرت امام الزماں علیہ السلام کی پیشگوئی اور بحث مباحثوں کو پڑھتی سنتی اور سیکھتی رہی ہوں۔ کیا واقعی اب میں اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے ایک حصے کو اور حضرت امام الزماں علیہ السلام کی صداقت کے اس زندہ ثبوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں گی۔ ناروے میں جب ہم ان باتوں کا علم حاصل کر رہے تھے تو صداقت کا یہ نشان پورا ہونا بہت دور کی بات لگتا تھا مگر اب یہ حقیقت میرے سامنے تھی۔ اس پیشگوئی کا وہ حصہ جس میں اسلام کا غلبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ایک مرتبہ پھر ظاہر ہونا تھی، عنقریب پورا ہونے والا تھا۔ وہ جان الیگزینڈر ڈوئی جو ایک وزیر، تاجر، صیہون کا بانی اور اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کا شدید مخالف تھا۔ جو چاہتا تھا کہ تمام مسلمانوں کو زمین سے مٹادے۔ جو اپنے زُعم میں مسلمانوں اور اسلام کو نعوذباللہ ختم کرنے نکلا تھا اس کے بسائے ہوئے اسی شہر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پانچواں مظہر مسجد کا افتتاح کرنے آرہا تھا۔ یہی تو احمدیت کی صداقت کا نشان تھا۔ جو عنقریب پورا ہونے والا تھا۔

پیارے خلیفہ کی امریکہ آمد سے چند گھنٹے پہلے ہی سب کا جوش وخروش بڑھ رہا تھا۔ ہزاروں احمدی اپنے روحانی باپ کے استقبال کے لیے جمع تھے۔ مسجد عظیم فتح کے باہر، بالغ، نوعمر اور چھوٹے بچے اپنی ماؤں کے ساتھ کھڑے تھے جب کہ بوڑھے عمر رسیدہ لوگ جو تھک کر بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی اس قیمتی لمحے کا انتظار کر رہے تھے کہ کب ہم لوگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکیں گے۔ آخر وہ لمحہ آ گیا جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ جونہی میری نگاہ ان پر پڑی، ایسے محسوس ہوا جیسے میری تمام پریشانیاں اور فکریں ختم ہو رہی ہیں۔ میرے دل میں ایک اطمینان اور سکون سا بھر گیا تھا۔

حضور کی آمد کے بعد ان کے پیچھے روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے سے مجھے روحانی طور پر تروتازہ ہونے کا احساس ہوا۔ میں اپنے آپ کو اور اپنے شوہر کو انتہائی خوش قسمت سمجھتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ اس نے مجھے دنیائے احمدیت کے اس خاص پروگرام میں حاضر ہونے کا موقع دیا۔ الحمدللہ!

(شازیہ صباحت۔ نیو یارک، امریکہ)

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھا

زندگی کے کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جو انسان کو اپنی آخری سانس تک یاد رہتے ہیں۔ انہی میں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے چند وہ لمحے میری زندگی کے انمول ہوں گے۔ 27/ ستمبر 2022ء کو شام چھ بجے کے قریب میری اور میری فیملی کی ملاقات حضور انور کے ساتھ مقرر تھی۔ درود شریف پڑھتے ہوئے میرے دل کی دھڑکن بھی تیز ہوتی جارہی تھی۔ یہ تو مجھے یقین تھا کہ میں اس محدود وقت میں یقیناً دل کی باتیں نہ کہہ سکوں گا اس لیے میں نے قلم اور کاغذ کا سہارا لیتے ہوئے دل کی بہت سی باتیں لکھ ڈالیں اور تمام دوستوں اور عزیز رشتے داروں کی دعا کی درخواستیں اور السلام علیکم کا پیغام لکھ دیا جن کا تذکرہ یقیناً حضور انور کے سامنے ممکن نہ تھا۔

آخر کار وہ لمحہ بھی آن پہنچا جس کا انتظار تھا لڑکھڑاتے قدموں اور تیز دھڑکنوں کے ساتھ جونہی حضور انور کے کمرہ میں قدم رکھا تو حضور انور کی آواز کانوں سے ٹکرائی ’’السلام علیکم آیئے نیاز صاحب! بیٹھیے‘‘ آواز کا سننا تھا کہ میں ماہی بے آب کی طرح تڑپ گیا آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہ لیتے تھے اور آواز کسی گہری جگہ دب گئی۔

تب حضور انور نے نہایت شفقت سے کلام کرتے ہوئے پوچھا کہ آپ کے خاندان میں احمدیت کب آئی تھی تو میں نے پوری توانائی کو اکٹھا کیا اور بڑی مشکل سے بتایا کہ حضور میرے پر دادا حسین خان صاحب نے کشمیر میں بیعت کی تھی۔ پھر حضور نے پوچھا کہ آپ پاکستان میں کیا کرتے تھے۔ میں نے جواباً اپنی ملازمت کا بتایا اور بتایا کہ حضور میں امیگریشن لے کر پچھلے سال ہی آیا ہوں۔

میرے والد صاحب کو ساری زندگی خلیفۂ وقت سے ملنے کا حد درجہ اشتیاق تھا اپنی وفات سے کچھ گھنٹے پہلے کہا کہ حضور آرہے ہیں انتظام کرو۔ کیونکہ صبح جمعہ تھا اور والد صاحب کو خطبہ جمعہ کا شدت سے انتظار رہتا تھا تو میں نے اپنے والد صاحب کی طرف سے حضور کو السلام علیکم پہنچایا۔ حضور کو والدہ کی صحت کی درخواست کی تو آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا انہیں بھی اپنے پاس بلالیں۔ آخر پر حضور نے بچوں کو چاکلیٹ اور قلم کے تحفے بھی دیئے۔ حضور انور نے نہایت شفقت سے فرمایا آجاؤ تصویر بنوانی ہے۔ اس طرح یہ لمحات آنکھ جھپکتے ہی گزر گئے مگر ان کا سرور آج بھی جاری ہے۔

اس وقت کے دوران مجھے وہ لمحات یاد آرہے تھے جب میں 4 یا 5 سال کا تھا تو میرے والد صاحب ہم بھائیوں کی انگلی پکڑ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے لیے لے جارہے تھے اور میرے دل و دماغ پر آج بھی اس نورانی چہرہ کا نقش غالب ہے اور آج پینتالیس سال بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح کے چہرہ انور پر نظر پڑی تو وہی نور اور جلال نظر آیا جس سے ایمان تو تازہ ہوا اور یہ یقین بھی پختہ ہوا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور یہ کار خدا ہی کا ہے۔ اس میں کسی انسان کا کوئی دخل نہیں۔ پینتالیس سال پہلے میں والد صاحب کی انگلی پکڑے ہوئے خلیفۂ وقت کو دیکھ رہا تھا آج میرے بیٹے عمر شیراز اور سالک شیرز احمد عمر چار سال دربار خلافت میں حاضر ہیں۔ اس موقع پر اپنے بزرگوں کے لیے بھی بہت دعائیں نکلیں جن کی بدولت آج ہم خلافت کی دولت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آج میں یہ دعا کرتا ہوں کہ یہ فیض میری آنے والی نسلوں میں تا قیامت جاری رہے۔ آمین۔

(نیاز احمد قریشی۔ امریکہ)

(باقی کل ان شاءاللہ)

فقہی کارنر

شادی بیاہ کی رسمیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا دونو باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں، ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرح شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(الحکم 10/ جولائی 1902 صفحہ 8)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

وضو میں ناک میں پانی چڑھانے کی حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اب پانی سے ناک صاف کرنے کا جو حکم ہے یہ وضو کرتے وقت دن میں پانچ دفعہ ہے اور اگر ناک میں پانی چڑھا کر صاف کیا جائے تو کافی حد تک نزلے وغیرہ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ جرمنی میں کسی کو نزلہ ہو گیا اور ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تم لوگ جو مسلمان ہو، پانچ وقت وضو کرتے ہو تو ناک میں پانی چڑھاتے ہو، تم اگر اس طرح کرو تو کافی حد تک نزلے سے بچ سکتے ہو۔ یہ اس ڈاکٹر کی اپنی سوچ یا تحقیق تھی یا اس پر کوئی اور تحقیق ہو رہی ہے یا ہوئی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہرحال اس میں حقیقت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لئے ناک میں پانی چڑھانا مشکل ہو گا کیونکہ ناک میں زور سے پانی چڑھانا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ذرا سی تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر ناک میں پانی ٹھیک طرح چڑھایا جائے اور صاف کیا جائے تو نزلے میں کافی فرق پڑتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 23/ اپریل 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مرسلہ: قاسم محمود۔ اسکاٹ لینڈ

طلوع وغروب آفتاب

11/ نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:10	17:40
مدینہ منورہ	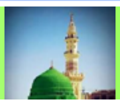	05:14	17:36
قادیان		05:29	17:32
ربوہ		05:09	17:11
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:43	16:21